بسم الله الرحمن الرحيم

اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ O (ابراهیم : 39)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست — صفحہ نمبر

1 ----- مُقدّمۃ ------------------------------------- 3

2 ------ کچھ کتاب کے بارے میں ---------------------- 7

3 ------ حصّہ اوّل : اُدْعُونِیْ ------------------------- 9

4 ------ حصّہ دوم : اَلحَمْدُ لِلّٰہ ---------------------- 23

5 ----- حصّہ سوم : فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ -------------------51

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدّمہ

دعا بندے اور اللہ کے درمیان ایک تعلق ہے، لیکن یہ تعلق اسی وقت قائم ہوگا جب بندہ خالصتاً اپنے
اللہ کو پہچانے ایسی **پہچان** جو اس کو شرک کی آلائشوں سے پاک کردے ، اللہ کا فرمان ہے :

سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَO (النحل : 1)۔

’’ پاک ہے وہ اس سے اور بلند ہے اس سے جو یہ شریک ٹھہراتے ہیں ‘‘

اللہ سے تعلق کی بنیاد بندے کا اس بات پر یقین ہے کہ وہ جس اللہ سے مانگ رہا ہے کائنات کا سارا نظام اسی واحد قھار کے ہاتھوں میں ہے،

اللہ سے تعلق کی بنیاد بندے کا اس بات پر یقین ہے کہ جس کھیتی سے اس کا جسم نشونما پارہا ہے خالص اللہ کی عطا ہے،
اللہ کا فرمان ہے :

يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَ الزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنٰبَ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ (النحل :11)

’’اسی سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے ‘‘

اللہ سے تعلق کی بنیاد بندے کا اس بات پر یقین ہے کہ آسمان سے جو پانی برستا ہے وہ خالص اللہ کی عطا ہے،
اللہ کا فرمان ہے :

هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًO (النحل : 10)

’’ وہی ذات ہے جو آسمان سے پانی کرتا ہے ‘‘

اللہ سے تعلق کی بنیاد بندے کا اس بات پر یقین ہے کہ چاند و سورج اللہ نے مسخر کئے ہیں، دن و رات کا پھیرنے والا اللہ واحد قھار ہی ہے،
اللہ کا فرمان ہے :

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ (النحل : 12)

’’ اور مسخر کئے تمہارے لئے رات اور دن اور سورج اور چاند ‘‘

اللہ سے تعلق کی بنیاد بندے کا اس بات پر یقین ہے کہ ستارے اللہ کے حکم کے پابند ہیں،
اللہ کا فرمان ہے :

وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ بِاَمْرِهٖ (ا لنحل : 12)

'' اور ستارے اسی کے حکم کے ساتھ مسخر ہیں ''

اللہ سے تعلق کی بنیاد بندے کا اس بات پر یقین ہے کہ تمام رنگ برنگ کی چیزیں ایک اللہ کی تخلیق ہیں،
اللہ کا فرمان ہے :

وَ مَا ذَرَاَ لَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ (ا لنحل: 13)

'' اور زمین میں جو کچھ تمھارے لئے پھیلایا اس کے رنگ مختلف ہیں ''

اللہ سے تعلق کی بنیاد بندےکا اس بات پر یقین ہے کہ سمندر کی گہرائیوں میں تروتازہ گوشت اللہ کی عطاہے،
اللہ کا فرمان ہے :

وَ هُوَ الَّذِى سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا (ا لنحل : 14)

'' اور وہی ذات ہے جس نے مسخر کیا سمندر کو تا کہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ ''

اللہ سے تعلق کی بنیاد بندے کا اس بات پر یقین ہے کہ سمندر کی گہرائیوں سے نکالا گیا زیور اللہ کی عطا ہے،
اللہ کا فرمان ہے :

وَ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا (ا لنحل : 14)

'' اور تم جو زیورات پہنتے ہو اس کو اس میں سے نکالو ''

اللہ سے تعلق کی بنیاد بندے کا اس بات پر یقین کہ کشتی اللہ ہی کے حکم سے پانی کو چیرتی ہے تو یہ
اللہ ہی کا فضل ہے ، اللہ کا فرمان ہے :

وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْ نَ O (ا لنحل: 14)

'' اور تم دیکھتے ہوکہ کشتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی چلتی ہیں اور تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو
اور تا کہ تم شکر گزاری کرو ''

اللہ سے تعلق کی بنیاد بندے کا اس بات پر یقین کہ بڑے بڑے پہاڑ اس زمین میں اللہ نے گاڑے ہیں
تا کہ زمین ڈول نہ جائے ، اللہ کا فرمان ہے :

وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوٰسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ (ا لنحل : 15)

'' اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے کہ تمھارے ساتھ ڈگمگا جائے گی ''

حقیقت تو یہ ہے کہ ،

اللّٰہ کی عطا اتنی ہے کہ تم شمار کر نا چاہو تو تمھارے لئے ممکن نہیں ،

اللّٰہ کا فرمان ہے :

وَ اِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا (النحل : 18)

'' اور اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو تم اس کو شمار نہیں کر سکتے ''

اللّٰہ کی ذات پر اپنا یقین اور بھروسہ مضبوط کر لینے کے بعد جب بندہ اللّٰہ کو پکارے تو پھر ساتھ اس بات کا بھی یقین رکھے کہ ، اللّٰہ جواب دیتا ہے ہر پکارنے والے کی پکار کا جب وہ اپنے اللّٰہ کو پکارتا ہے ،

اللّٰہ کا فرمان ہے :

اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرة : 186)

'' میں جواب دیتا ہوں پکارنے والے کی پکار کا جب وہ مجھے پکارتا ہے ''

اللّٰہ کی ذات پر ایسا یقین کہ جہاں کہیں میں ہوں وہ میرے ساتھ ہے،

اللّٰہ کا فرمان ہے :

وَ هُوَ مَعَكُمۡ اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ (الحدید : 4)

'' اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے ''

اللّٰہ کی ذات پر ایسا یقین کہ صرف ساتھ ہی نہیں بلکہ **قریب** بھی ہے ، اتنا قریب کہ ،

حَبۡلِ الۡوَرِيۡد سے بھی زیادہ قریب ،

اللّٰہ کا فرمان ہے :

وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ O (ق : 16)

'' اور ہم اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں ''

لہذا ! اپنی دعا اس اللّٰہ کے آگے رکھیے جو سنتا ہے، جو منتظر ہے، کہ مجھ سے سوال کرو میں دونگا ،

اللّٰہ سے مانگئے تو اس یقین کے ساتھ جس یقین کے ساتھ **ابراھیم**ؑ نے مانگا،

اللّٰہ کا فرمان ہے :

اِنَّ رَبِّىۡ لَسَمِيۡعُ الدُّعَآءِ O (ابراھیم : 39)

''بے شک میرا رب البتہ دعاؤں کا سننے والا ہے ''

اللہ نے قرآن میں متعدد مقامات پر دعائیں سکھائی ہیں جو اللہ کی اپنے بندے سے محبت کی دلیل ہیں یہاں اس کتاب میں قرآنی دعائیں جمع کرنے کی کوشش کی ہے ، اور اس کوشش کا مقصد یہ ہے کہ :

بندہ خالص ہو کر اپنے اللہ کو پکارے ،

اللہ سے ویسی محبت کر سکے جیسی محبت اس کا اللہ اس سے کرتا ہے،

اپنا تعلق اپنے اللہ سے ویسا مضبوط کر سکے جیسا اللہ چاہتا ہے ،

کیونکہ دعا خالق اور مخلوق کے درمیان ایک مضبوط بندھن ہے اگر دعا میں پائیداری نہیں ، اخلاص نہیں ،

تو پھر بندھن باقی نہیں رہے گا، رابطہ منقطع ہوجائے گا ،

اللہ کا قرب اسی وقت ممکن جب بندہ اللہ کو خالص انہی الفاظ میں پکارے جو الفاظ اللہ نے خاص اپنی کتاب میں اپنے بندوں کے لئے نازل فرمائے ، لازم ہے کہ ان قرآنی دعاؤں کو اپنی نماز کا حصہ بنایا جائے ، قرآن میں موجود ان دعاؤں کو high light کر لیں یا colour کر لیں تاکہ روزانہ قرآن کی قرأت کے دوران ان مقامات سے گزریں تو اپنے لئے رحمتوں کو سمیٹ سکیں ، جب اپنے اللہ کو ان الفاظ میں پکاریں گے ، جو اس نے خود سکھائے ہیں تو اس بات کا یقین بھی ہو کہ یہی وہ الفاظ ہیں ، جو دل کا اطمینان ہیں۔ جو

اللہ کا فرمان ہے:

اَلَا بِذِکْرِاللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُo (الرعد : 28)

” یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے “

اور دل کا یہ اطمینان ہی در حقیقت روح کا اطمینان ہے اور یہی اطمینان مومن کی منزل ،

اللہ کا فرمان ہے :

یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ O ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً O

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ O وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ O (الفجر : 27، 28، 29 ، 30)

” اے اطمینان والی روح ۔ تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل جا “

یہ کتاب ہماری استاذہ ” ڈاکٹر فرحت نسیم ہاشمی “ کے ”**تعلیم القرآن خط و کتابت کورس**“ کے لگائے گئے درخت کا پھل ہے ، میں دل کی گہرائیوں سے استاذہ کے تعاون اور حوصلہ افزائی کا شکریہ ادا کرتی ہوں ، اردو ٹائپنگ اور اردو گرامر کی رہنمائی کے سلسلے میں ” محترمہ زبیدہ عزیز صاحبہ “ کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں ۔

اللہ علم کے اس سفر کو برکتوں اور رحمتوں سے بھر دے ، دین و دنیا کی کامیابیاں عطا کرے اور اس کوشش کو قبول کرے ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ O

طالبِ دعا،

سارہ بنت حفیظ الرحمٰن۔

✿ کچھ کتاب کے بارے میں :

اس کتاب کو میں نے تین حصّوں میں تقسیم کیا ہے،

1) : اُدْعُوْنِیْ :

کتا ب کے پہلے حصّے میں دعاوٴں کے آداب کے متعلق قرآنی آیات اور احادیثﷺ جمع کرنے کی کوشش کی ہے ، اور چونکہ دعاوٴں کے آداب میں سب سے پہلا ادب یہ ہے کہ ، **صرف اور صرف اللّٰہ سے مانگنا** ، اس لئے کتاب کے پہلے حصّے کا نام **اُدْعُوْنِیْ** منتخب کیا ہے ،

اللّٰہ خود فرماتاہے مجھ سے دعا کرو ،

اللّٰہ کا فرمان ہے :

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (ا لمؤ من: آیت **60**)

”اور تمہارے رب نے کہا کہ مجھ سے د عا کرو میں تمہیں جواب دوں گا“

2) : اَلْحَمْدُ لِلّٰه :

کتا ب کے د وسرے حصّے میں قرآن سے وہ تمام دعائیں جمع کرنے کی کوشش کی ہے جو اللّٰہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے ہمیں ہدیہ یا تحفہ gift بھیجا ہے ، اور اس تحفہ کے شکر میں لازم ہے کہ ہم اللّٰہ کی حمد بیان کریں اس لیئے دوسرے حصّے کا نام **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** منتخب کیا ہے ،

خود اللّٰہ نے بھی انسان کو یہی سکھایا غور کیجئے جب ہم قرآن کا آغاز کرتے ہیں تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** سے ہی کرتے ہیں۔ اللّٰہ کا فرمان ہے :

اَ لْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o (الفاتحۃ : آیت 1)

”سب تعریف اللّٰہ کے لئے ہے ، جو تمام جہانوں کا پالنے و الا ہے“

پھر دوبارہ غور کیجئے ، جب اللّٰہ کی حمد سے شروع کیا ہوا قرآن نصف مکمل کر لیتے ہیں تو جس سورۃ پر ہم ہوتے ہیں یعنی سورۃ الکھف اس کا آغاز بھی اللّٰہ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے ہی فرمایا ہے،

اللّٰہ کا فرمان ہے :

اَ لْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجاً O (الکھف : 1)

” تمام تعریف ا للہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری ، ت

اور اس میں کوئی ٹیڑھ نہ رکھی “

اللّٰہ کا ہم کو بار بار اپنی حمد سکھانا خود اللّٰہ کی اپنے بندے سے محبت کی دلیل ہے ۔

کیا ہم بھی اپنے اللّٰہ سے اتنی محبت کرتے ہیں؟ کیا ہم بھی بار بار اللّٰہ کی حمد کرتے ہیں؟

3): فَاِنِّی قَرِیۡبٌ :

کتاب کے تیسرے حصّے میں قرآن سے وہ تمام دعائیں جمع کرنے کی کوشش کی ہے ، جو مختلف اوقات میں اللہ نے اپنے پیغمبروں علیہ السلام کو سکھائیں ، انھوں نے اپنے اللہ کی سکھائی ہوئی یہ دعائیں مانگیں ، اور اللہ نے ہر دعا ، ہر پکار کا جواب دیا کسی کو خالی ہاتھ نہیں رکھا،

اللہ کا فرمان ہے:

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ (البقرة : 186)

" اور جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں
تو کہہ دیں کہ میں قریب ہوں "

اللہ قرآن میں حضرت صالح علیہ السلام کے ذکر میں بیان فرماتا ہے کہ انھوں نے اپنی قوم کو اللہ سے یوں جوڑا :

اِنَّ رَبِّیۡ قَرِیۡبٌ مُّجِیۡبٌ O (هود:61)

" بے شک میرا رب قریب اور جواب والا ہے "

اللہ تو قریب بھی ہے اور مجیب بھی کیا ہم بھی اس کے قریب ہیں ؟

اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرة : **186**)

" ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارے "

اللہ تو ہر پکار کا جواب دیتا ہے کیا ہم بھی اپنے اللہ کو پکارتے ہیں ؟

حصّہ اوّل :

اُدْعُوْنِیْ

نمبرشمار---------- فہرست مضامین ------------------------------------ صفحہ نمبر

1	اُدْعُوْنِیْ	10
2	تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً	12
3	بدعا سے بچنے کی ترغیب	13
4	جلدی نہ کرو	14
5	حَلٰلاً طَیِّبًا	15
6	دعا میں یقین	16
7	شفاعت کے مستحق	17
8	نیک اعمال اور قبولیت دعا	19
9	بزرگوں سے دعا کروانا	21

1۔ اُدۡعُوۡنِیۡ

اللہ کا فرمان ہے :

وَ قَالَ رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡO (المومن : 60)

'' اور تیرے رب نے کہا مجھ سے دعا کرو میں تمہیں جواب دوں گا ''

1) سعید بن عبد العزیز ،ربیعہ بن یزید سے، وہ ابو ادریس خولانی سے، وہ حضرت ابو ذر جندب رضی اللہ عنہ بن جنادہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ،

اللہ نے فرمایا :

اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے ، اور میں نے اس کو تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے ،پس تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو ۔

اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سو ائے ان کے جن کو میں کھانا عطا کردوں۔
پس تم مجھ ہی سے کھانا مانگو ، میں تمہیں کھلاؤں گا۔

اے میرے بندو ! تم سب برہنہ ہو ، سوائے ان کے جن کو میں پو شاک پہنا دوں۔
پس تم مجھ سے ہی پوشاک (لباس) مانگو ، میں تمہیں پو شاک پہناؤں گا۔

اے میرے بندو ! تم رات دن گناہ کرتے ہوں اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتاہوں۔
پس تم مجھ سے ہی بخشش طلب کرو ،میں تمہیں بخش دونگا ۔

اے میرے بندو ! تم میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نقصان پہنچا سکو ،
اور تم میرے نفع کو نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نفع پہنچا سکو ،(یعنی تم مجھے نفع و نقصان پہچانے پر قادر نہیں)

اے میرے بندو ! اگر تمہارے اول و آ خر تمہارے انسان اور جنات سب اس شخص کی طرح ہوجا ئیں ،
جس کے دل میں سب سے زیادہ اللہ کا ڈر ہے تو یہ بات میری بادشاہی میں کچھ اضافہ نہیں کرسکتی۔

اے میرے بندو ! اگر تمھارے اول و آخر تمہارے ا نسان اور جنات ، اس شخص کی طرح ہوجائیں ،
جو تم میں سب سے زیادہ فاسق و فاجر ہے ، تویہ میری بادشاہی میں کچھ کمی نہیں کر سکتی ۔

اے میرے بندو ! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے انس وجن سب ایک کھلے میدان میں جمع ہو کر مجھ سے سوال کریں ، اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق عطا کروں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی کمی سوئی کو سمندر میں ڈ ال کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے۔

اے میرے بندو ! یقیناً تمہارے اعمال ہیں ، جن کو میں تمہارے لئے گن رکھتا ہوں ،
پھر تمہیں ان کا پور ا بدلہ دیتا ہوں۔ پس جو بھلائی پائے وہ اللہ کی حمد کرے ،
اور جو اس کے علاوہ پائے ،پس وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔

سعید بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ ابو ادریس خولانی جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑتے۔

(صحیح مسلم ، کتا ب ا لبرّ)

2) : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ،

ہمارا بزرگ و برتر ربّ ہر رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور جب آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے ، تو آواز دیتا ہے ، کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے ، میں اسے قبول کروں ، کوئی ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں ، کوئی ہے جو بخشش طلب کرے تو میں اسے معاف کر دوں۔

(صحیح البخاری ، کتاب التهجد)

اللہ تو خود نزول فرماتا ہے آسمانِ دنیا پر، کیا ہم بھی شوق رکھتے ہیں تہجد کا؟

اللہ تو خود آتا ہے دینے کے لئے ، کیا ہم مانگتے ہیں ؟

کیا ہمارے پہلو بھی بستروں سے الگ ہوتے ہیں ؟

اللہ کا فرمان ہے :

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَّطَمَعاً وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ O

(السجدہ : 16)

’’ ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں، اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے ، وہ خرچ کرتے ہیں ‘‘

2 ۔ تَضَرُّعًا وَّ خُفیَةً

اللہ ﷻ کا فرمان ہے :

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً . (الا عراف : 55)

" تم لوگ اپنے رب سے پکارو گڑ گڑا کر اور چپکے چپکے بھی "

گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعا کرنا انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے ، قرآن مثال بیان کرتا ہے، حضرت زکریا علیہ السلام کی :

اِذْ نَادٰی رَبَّه‘ نِدَآءً خَفِیًّا O (مریم : 3)

" جب اس نے اپنے رب کو پکارا ، چپکے چپکے پکار نا "

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

لوگو ! اپنے نفس کے ساتھ نرمی کرو ،(یعنی آواز پست رکھو) تم جس کو پکار رہے ہو وہ بہرا ہے نہ غائب ، وہ تمہاری دعائیں سننے والا قریب ہے ۔

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات و مسلم ، کتاب الجنة)

3۔ بدعا سے بچنے کی ترغیب۔

اللہ کا فرمان ہے :

وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَہٗ بِالْخَیْرِ وَکَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلاً O (بنی اسرائیل : 11)

’’ اور انسان برائی کی دعا ایسے مانگتا ہے جیسے اس کی بھلائی کی دعا ہو اور انسان ہے
ہی بڑا جلد باز ‘‘

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

تم اپنے لئے ، اپنی اولاد کے لئے اور اپنے مال اور کاروبار کے لئے بدعائیں مت
کیا کرو ،کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بد دعائیں اس گھڑی کو پالیں جس میں اللہ کی
طرف سے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔
(جس میں جو بھی مانگا جائے، وہ تمہارے لئے قبول کر لے)

(صحیح مسلم ،کتاب الزهد و الرقائق)

4- جلدی نہ کرو

اللہ کا فرمان ہے :

وَ لَوۡ یُعَجِّلُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ الشَّرَّا سۡتِعۡجَالَھُمۡ بِا لۡخَیۡرِ لَقُضِیَ اِلَیۡھِمۡ اَجَلُھُمۡ.

(یونس: 11)

" اور اگر اللہ لوگوں کو نقصان پہچانے میں جلدی کرتا ، جس طرح وہ فائدے کے لئے جلدی مچاتے ہیں ، تو ان کی مدت کا فیصلہ کبھی کا کیا جا چکا ہو تا "

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے ،بشرطیکہ وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے، یعنی یوں نہ کہے ، میں نے دعا کی تھی مگر قبول نہ ہوئی۔

(صحیح البخاری : کتاب الدعوات)

5 ۔ حَلٰلاً طَیِّبًا

اللہ کا فرمان ہے :

یٰاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلاً طَیِّـبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ O (البقرۃ :168)

" اے لوگو ! زمین میں جو بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں ان میں سے کھاؤ ، اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو ، بےشک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے "

حلال اور طیب کی تاکید اللہ نے ہم سے پہلے بنی اسرائیل کو بھی فرمائی ، اللہ نے فرمایا :

کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ (البقرۃ : 57)

" اور ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ "

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اکرمﷺ نے فرمایا :

اللہ پاک ہے اور پاک چیز کے سوا کوئی چیز قبول نہیں کرتا ،اور بےشک اللہ نے مومنوں کو ایسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم رسولوں کو دیا ، چنانچہ ارشاد فرمایا ، اے رسولو ! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو ۔ اور اللہ ارشاد فرماتا ہے ، اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو ! کھاؤ اس پاک رزق سے جو ہم نے تم کو دیا ہے ، پھر آپﷺ نے اس شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کر کے غبار آلود پراگندہ بالوں کے ساتھ آتا ہے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر دعا کرتا ہے ،

اے میرے رب! اے میرے رب!

اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ، اس کا پینا حرام اور اس کا پہننا سب حرام مال سے ہے ، حرام مال سے ہی پرورش کیا گیا ہے ، ایسے شخص کی دعا کیسے قبول کی جائے گی۔ (صحیح مسلم)

6۔ دعا میں یقین

اللہ کا فرمان ہے :

وَ اٰتٰکُمۡ مِّنۡ کُلِّ مَا سَاَلۡتُمُوۡہُ . (ابراھیم : 34)

’’ اور تمہیں ہر وہ چیز دی جو تم نے اس سے مانگی ‘‘

قرآن زکریا علیہ السلام کے اللہ پر یقین کی مثال بیان کرتا ہے :

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَیۡبًا
وَّلَمۡ اَکُنۡ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا O (مریم : 4)

’’کہا : اے میرے رب ! میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور سر بڑھاپے سے بھڑک اٹھا اور اے میرے رب ! میں تجھ سے دعا کرکے کبھی محروم نہیں رہا ‘‘

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،

کوئی تم میں سے یوں دعا نہ کرے ، اے **اللہ** ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے ، اگر چاہے تو مجھ پر رحم فرما بلکہ یقین کے ساتھ دعا کرے ، اس لئے کہ اس پر کسی کا دباؤ نہیں ہے۔ (صحیح بخاری : کتاب الدعوات)

7 ۔ شفاعت کے مستحق

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًاO (بنی اسرائیل : 79)

" عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا "

1) : عبد **اللہ** بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں ، انھوں نے رسول **اللہ** ﷺ سے سنا کہ ، جب تم اذان سنو ، تو اس طرح کہو جس طرح مئوذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو ، اس لئے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ **درود** پڑھتا ہے ، **اللہ** اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے ، پھر تم **اللہ** سے میرے لئے **وسیلہ** کا سوال کرو ، بے شک یہ جنت کا بلند **درجہ** ہے ، یہ **اللہ** کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں ، پس جو شخص میرے لئے **وسیلہ** کا سوال کرے گا اس کے لئے **شفاعت** حلال ہو جائے گی ۔ (صحیح مسلم : کتاب الصلاۃ)

2) : **جابرؓ** سے روایت ہے رسول **اللہ** ﷺ نے فرمایا ، جو شخص اذان سن کر یہ کہے ،

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَۃِ ، وَالصَّلاۃِ الْقَآئِمَۃِ ،
آتِ مُحَمَّداً نِالْوَسِیْلَۃَ وَالفَضِیْلَۃَ وَا بْعَثْہُ مَقاماً مَحْمُوْدَانِ الَّذِیْ و عدتَّہٗ

تو اس کے لئے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہو جائے گی ۔

(صحیح بحاری :کتاب الاذان)

3) : **وسیلہ** کیا ہے ؟

وسیلہ کا لفظ اللہ نے قرآن میں یوں بیان فرمایا ہے :

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّھِمُ الْوَسِیْلَۃَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَہٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَہٗ (بنی اسرائیل : 57)

" جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہوجائے وہ خود اس کی رحمت کی امید میں رہتے ہیں اور اس کے عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں "

وَا بْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَ جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ O (المائدہ : 35)

" اور اس کا قرب تلاش کرو ، اور اس کی راہ میں جہاد کرو ، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ "

اس لفظ کا مادہ **و س ل** ہے جس کا معنی ذریعہ تقرب ، درجہ ، مرتبہ ۔

آیات کا مفہوم :

مذکورہ بالا آیات میں اللہ کی طرف **وسیلہ** تلاش کرو کا مطلب ہے ، ایسے اعمال اختیار کرو جس سے تمہیں اللہ کا قرب حاصل ہو جیسا کہ بنی اسرائیل 57 آیت کی وضاحت میں عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ یہ آیت عرب کے ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو جنات کی عبادت کرتے تھے پس وہ جن تو مسلمان ہوگئے لیکن ان کے پجاری اس بات سے بے خبر رہے ۔(صحیح مسلم : کتاب التفسیر ، صحیح بخاری : کتاب التفسیر)

المائدہ :35 آیت کے دوسرے حصّے میں خود اللہ نے بھی وضاحت فرما دی :

وَ جَاهِدُوْ فِیْ سَبِیْلِهِ اور اس کےراستے میں کوشش کرو۔

یعنی اللہ کا قرب کوشش کے ذریعہ حاصل کرو نیک اعمال میں کوشش کرو۔

حدیث کا مفہوم : مذکورہ بالا حدیث میں خود رسول اللہ ﷺ نے وسیلہ کی وضاحت فرما دی کہ اس سے مراد جنت کا وہ درجہ ہے ، جو اللہ اپنے **حبیب** ﷺ کو عطا فرمائے گا ، جب اذ ان کے بعد بندہ **دعائے وسیلہ** پڑھتا ہے تو یہ وہ وقت ہوتا ہے جب دعا قبول کی جاتی ہے اپنے لئے کچھ مانگنا ہو تو پہلے اپنے نبی ﷺ کے لئے **دعائے وسیلہ** ضرور کرو اس دعا کی برکت سے تمہاری دعا بھی ضرور قبول ہوگی ، انشااللہ .

عمررضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب مؤذّن کہے **اَللّٰهُ اَکْبَرُ** پس تم بھی کہو **اَللّٰهُ اَکْبَرُ**

پھر جب مؤذّن کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تم بھی کہو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پھر جب مؤذّن کہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو تم بھی کہو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پھر جب مؤذّن کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ تو تم کہو لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

پھر جب مؤذّن کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ تو تم کہو لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

پھر جب مؤذّن کہے **اَللّٰهُ اَکْبَرُ** پس تم بھی کہو **اَللّٰهُ اَکْبَرُ**

پھر جب مؤذّن کہے لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تم بھی کہو لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

جوشخص اپنے صدق دل سے مؤذّن کے کلمات کا جواب دے گا تو بہشت میں داخل ہو جائے گا۔

(صحیح مسلم : کتاب الصلاۃ)

8۔ نیک اعمال اور قبولیت دعا

اللہ کا فرمان ہے :

اِلَیۡہِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُہٗ (فاطر : 10)

’’ تمام پاکیزہ کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتاہے ‘‘

نیک عمل ، ستھرے کلمات اللہ کی طرف چڑھتے ہیں اللہ ان اعمال کو قبول کرتا ہے ، بندہ نیک اعمال کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے اور یہ نیک عمل قبولیت دعا کا ذریعہ بنتے ہیں۔

عبد اللہ بن عمررضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ،

تین آدمی جا ر ہے تھے ، کہ انھیں بارش نے آ لیا ، چنانچہ وہ ایک پہاڑ کی غا ر میں چھپ گئے ، غار کے منہ پر ایک بہت بڑا سا پتھر آگرا اور وہ بند ہوگئے ، چنانچہ آ پس میں کہنے لگے ، کوئی، ایسا نیک عمل سوچو جو خالص **اللہ** کے لئے کیا ہو اور کے وسیلے سے **اللہ** سے دعا کرو ، شاید یہ مشکل آسان ہوجائے ، چنانچہ ان میں سے ایک نےکہا : اے **اللہ** میرے والدین زندہ تھے اور انتہائی بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے نیز میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے ، میں ان کیلئے بکریاں چرایا کر تا تھا ، جب میں شام کو واپس لوٹتا تو بکریاں دوہتا ، ا ور اپنے بچوں سے پہلے والدین کو دودھ پلاتا تھا ایک روز جنگل میں دور نکل گیا اور شام کو د یر سے واپس لوٹا ، والدین اس وقت سو چکے تھے ، میں اس وقت حسبِ معمول د ودھ لے کر ان کے سرہانے آ کھڑا ہوا ،میں نے انھیں نیند سے بیدار کر نا پسند نہ کیا ، اور بچوں کو ان سے پہلے پلانا بھی مجھے اچھا نہ لگا ،حالانکہ بچے میرے قدموں کے پاس رو پیٹ رہے تھے حتٰی کہ صبح ہوگئی ۔ اے **اللہ** تو جانتا ہے اگر میں نے یہ کام خالص تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس پتھر کو ہٹا دے تاکہ ہم آسمان دیکھ سکیں، چنانچہ **اللہ** نے پتھر کا ایک حصّہ ہٹا د یا اور اس میں سے انھیں آسمان نظر آنے لگا ۔

د وسرے نے کہا ، اے **اللہ** میری ایک چچا زاد بہن تھی ، جس سے میں اتنی زیادہ محبت کرتا تھا ،جتنی کوئی بھی دوسرا آدمی کسی عورت سے کر سکتا ہے میں نے اس سے اپنی دلی خو اہش کا اظہار کیا تو اس نے اس وقت تک کے لئے انکار کر د یا جب تک اسے سو دینار نہ دے د وں ، چنانچہ میں نے دوڑ دھوپ شروع کر دی اور سو دینار جمع کرلئے۔ میں انھیں لے کر اس کے پاس گیا ، جب میں اس سے صحبت کرنے لگا تو اس نے کہا ، اے **اللہ** کے بندے **اللہ** سے ڈر اور لگی ہوئی مہر کو نہ توڑ ،پس میں واپس چلا آیا ، اے **اللہ** اگر میں نے یہ کام خالص تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ،

ہماری اس مشکل کو آسان فر ما دے ، پس چٹان تھوڑی سی اور ہٹ گئی ۔
پھر تیسرے نے کہا ، اے **اللّٰہ** میں نے ایک مزد ور کو اپنے کام پر لگایا تھا اور طے یہ کیا تھا کہ تمہیں ایک فرق (تقریباً آٹھ کلو گرام) چاول دونگا ، جب وہ کام ختم کر چکا تو اس نے اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا میں نے مزدوری اس کے سامنے رکھ دی لیکن وہ مزدوری لئے بغیر چلا گیا میں ان چاولوں کے ساتھ برا بر کاشتکاری کرتا رہا ، یہاں تک کہ اس غلے سے کئی گائیں خرید لیں اور ایک چرواہا رکھ لیا ، مدتوں بعد وہ میرے پاس آیا ،اور کہنے لگا **اللّٰہ** سے ڈر ! اور میرے ساتھ ظلم نہ کر ، اور میرا حق مجھے اد اکر ، میں نے کہا ، ان گائیوں ا ور چرواہے کی طرف جاؤں یہ سب تمہارا مال ہے ، اس نے کہا ، **اللّٰہ** سے ڈر ! اور میرے ساتھ مذاق نہ کر ،
میں نے کہا میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا بلکہ اپنی یہ گائیں اور چرواہا لے جا۔
وہ انہیں لے کر چلا گیا ،
یا **اللّٰہ** تو جانتا ہے اگر یہ میں نے خالص تیری رضا کے لئے ایسا کیا تو جتنا راستہ بند رہ گیا ہے اسے بھی کھول دے چنانچہ **اللّٰہ** نے ان کے سامنے سے باقی پتھر بھی ہٹادیا۔

(صحیح بخاری :کتاب الاجارۃ)

لہذا لازم ہے کہ بندہ نیک اعمال کے ذریعے سے اللّٰہ کا فضل تلاش کرے ،
اللّٰہ کا فرمان ہے

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ (النساء : 32)

” مرد وں کا اس میں سے حصّہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصّہ ہے جو انہوں نے کمایا اور اللہ سے اس کا فضل مانگو “

9 ۔ بزرگوں سے دعا کروانا

قرآن یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کی مثال بیان کرتا ہے کہ ،
انھوں نے اپنے والد سے دعا کی درخواست یوں کی :

قَالُوْ یٰاَبَانَا اسْتَغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا کُنَّا خٰطِئِیْنَ O
قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ رَبِّیْ (یوسف : 97، 98)

" انھوں نے کہا ، اے ا با جان آپ ہمارے لئے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے ،
بے شک ہم قصور وار ہیں ۔ کہا : عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے بخشش مانگوں گا "

معلوم ہوا کہ بزرگوں سے دعا کی درخواست کی جا سکتی ہے ، صحابہؓ اور صحابیاتؓ سے بھی ایسے متعدد واقعات ملتے ہیں جن میں انھوں نے رسول اللہﷺ سے دعا کی درخواست کی اور آپﷺ نے دعا فرمائی ، مثال کے طور پر ،

1۔ ا نسؓ سے روایت ہے کہ میری ماں مجھے رسول اللہﷺ کے پاس لائیں ، ا ور اپنی سر بندھن (ا وڑ ھنی) پھاڑ کر اس میں سے آدھی کی ازار بنادی تھی ،ا ور آدھی کی چادر مجھ کو ، تو کہنے لگیں ، یا رسول اللہﷺ ! یہ چھو ٹا ا نس میرا بیٹا ہے ، آپ کی خدمت کرے گا ، آپ اس کے لئے دعا کیجئے ، آپ نے فرمایا ،
یا ا للہ ! اس کے مال اور اس کی اولاد میں اضافہ فرما ۔
ا نسؓ نے کہا ،
تو قسم اللہ کی ! میرا مال بہت ہے ، اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں ۔
(صحیح مسلم : کتاب الفضائل)

2۔ انس بن ما لکؓ سے روایت ہے ،
جب لوگ قحط کا شکار ہوتے تو حضرت عمرؓ حضرت عباس بن عبد المطلب (رسول اللہﷺ کے چچا) سے بارش کی دعا کرواتے ا ور ساتھ کہتے ، یااللہ ! نبی اکرمﷺ کی ز ندگی میں ہم اپنے نبیﷺ کی دعا کو تیرے حضور و سیلہ بناتے ، اور تو ہم پر بارش برساتا ،
(اب نبی اکرمﷺ کی وفات کے بعد) ہم اپنے نبیﷺ کے چچا (کی دعا) کو تیرے حضور و سیلہ بناتے ہیں ، لہذا ہم پر بارش برسا دے ۔
حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں ، حضرت عباس سے (دعا کروانے کے بعد) بارش ہوجا تی ۔
(صحیح بخا ری : کتاب الا ستسقاء)

مذکورہ بالا قرآنی آیات اور احادیثﷺ سے معلوم ہوا کہ

1) : بزرگوں سے دعا کروائی جا سکتی ہے اپنی دادی ، نانی ، امی ، ابو ، ساس ، سسر خاندان میں کوئی بزرگ ہستی ہو۔

2) : استاد سے دعا کروائی جاسکتی ہے ۔

3) : صحابہؓ رسول اللہﷺ سے دعا کی درخواست کرتے ۔

4) : رسول اللہﷺ براہ راست اللہ سے مانگتے۔

5) : صحابہؓ رسول اللہﷺ کی ذات سے نہیں مانگتے تھے ، اسی لئے رسول اللہﷺ کی وفات کے بعد ، سب سے بزرگ ہستی رسول اللہﷺ کے چچاؓ سے دعا کروائی۔

6) : حضرت عمرؓ کے الفاظ پر غور کیجئے، حضرت عباسؓ سے دعا کی درخواست کر رہے ہیں اور مخاطب براہ راست اللہ سے ہیں ۔

7) : کسی بھی بزرگ سے ان کی زندگی میں تو دعا کی درخواست کی جاسکتی ہے لیکن ان کی وفات کے بعد ، اللہ کو کسی بزرگ کا واسطہ دینا کہ فلاں کا واسطہ یہ ہو جائے ، یہ سب باطل طریقے ہیں ، جو شرک کے راستے تو ہموار کرتے ہیں اللہﷻ سے رابطہ منقطع کر دیتے ہیں ۔

حصّہ دوم :

اَلْحَمْدُ لِلّٰه

نمبرشمار ---------- فہرست مضامین ------------------------------------- صفحہ نمبر

نمبرشمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1	اعوذ باللّٰه	24
2	بسم اللّٰه	26
3	سورة الفاتحه	28
4	مصیبت کے وقت پڑھنے کی دعا	31
5	آیت الکرسی	33
6	تحفه معراج	35
7	تحفه درود و سلام	37
8	تحفه زوجین	39
9	تحفه سلامتی	40
10	تحفه والدین	42
11	انشاء اللّٰه	44
12	ما شاء اللّٰه	46
13	تحفه علم	48
14	اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی	49

1 ۔ اعوذ باللّٰہ

اَعُوْذُ بِااللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O

" میں پناہ پکڑتی ہوں اللہ کی شیطان مردود سے "

✿ الحمد للّٰہ :

تمام شکر اور تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے وہ کلمات سکھائے کہ انسان کی شیطان سے حفاظت ہوجائے ، سب سے بڑی حفاظت اللّٰہ ہی کی حفاظت ہے ۔

1۔ قرآن پڑھنے سے پہلے :

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَا سْتَعِذْ بِا للّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O (النحل:98)

" پس جب تم قرآن پڑھو تو شیطان مردود سے(بچنے کے لئے) اللہ کی پناہ طلب کرو "

2 ۔ شیطانی وسوسہ سے بچنے کے لئے :

وَ اِمَّا یَنْزَ غَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ

(الاعراف : 200 اور حمٓ السجدہ : 36)

" اور اگر تجھے کوئی وسوسہ آئے شیطان کی طرف سے تو اللہ کی پناہ طلب کر "

3۔ شیطانی حملوں سے بچنے کی دعا :

رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ O
وَ اَعُوْ ذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ O

(المومنون : آیت 97 ، 98)

" اے میرے رب! میں شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا \چاہتی ہوں ،
اور اے میرے رب ! میں پناہ چاہتی ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں "

اللہ کا فرمان ہے :

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَاھُمْ مُّبْصِرُوْنَ o

(الاعراف : 201)

’’ بے شک وہ لوگ جنہوں نے تقوی اختیار کیا ، جب انھیں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آلیتا ہے تو وہ نصیحت حاصل کرتے ہیں تو تب وہ دیکھنے والے ہوتے ہیں ‘‘

2 ۔ بسم اللہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

’’شروع کرتی ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے ‘‘

الحمد اللّٰہ :

تمام تعریف اور حمد اس اللہ کے لئے جس نے انسان کو وہ کلمات سکھائے کہ جس کے ذریعے سے ہر کام میں برکت نصیب ہوجائے۔

1)۔ کام کی ابتداء :

ہر کام کی ابتداء اللہ کے نام سے کرنا انبیاء علیہ السلام کا طریقہ رہا ہے قرآن سلیمان علیہ السلام کی مثال بیان کرتا ہے کہ جب ہد ہد نےقوم سبا کی خبر دی جہاں ایک عورت کی حکومت تھی تو سلیمان علیہ السلام نے اس کو خط لکھتے ہوئے سب سے پہلے اللہ کا نام لکھا ،

اللہ کا فرمان ہے :

قَالَتۡ يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَؤُا اِنِّىۡۤ اُلۡقِىَ اِلَىَّ كِتٰبٌ كَرِيۡمٌ O

اِنَّهٗ مِنۡ سُلَيۡمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ O (النمل :29، 30)

’’ وہ کہنے لگی ، اے سردار! میری طرف ایک باعزت خط ڈالا گیا ہے ، بےشک وہ سلیمان علیہ السلام کی طرف سے ہے ، اور بے شک اس کا آغاز اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان بہت رحم کرنےوالا ہے ‘‘

)

2)۔ گھر میں داخل ہوتے وقت :

حضرت جابرؓ سے روایت ہے ، میں نے رسول اللہﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ، آپﷺ فرما رہے تھے ، جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے ، (یہاں) تمہارے لئے نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا ، اور جب گھر میں داخل ہوتا ہے لیکن داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہیں (یہاں) رات گذارنے کا ٹھکانا مل گیا ہے اور جب کھانے کے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا

تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں شب باشی کا ٹھکانا اور کھانا دونوں مل گئے ۔

(مسلم ،کتاب الاشربة باب آداب و الطعام و الشراب)

3)۔ کھانے کے آداب :

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے ، رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا ،

اللہ کا نام لو (یعنی آغاز میں بسم اللہ پڑھو) دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سامنے سے کھاؤں۔

(بخاری: کتاب االا طمة ، مسلم : کتاب الا شربة)

3 ۔ سورۃ الفاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ O الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ O
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُO اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ O صِرٰطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ O

”سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے ، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ، بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ، بدلے کے دن کا مالک ہے ، ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ، ہمیں سیدھی راہ دکھا ، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ، ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی “[1]

✲ الحمد للّٰہ :

تمام شکر اور تعریف اس رب کے لئے جس نے ہم کو ایسی سورۃ تحفہ(gift) میں دی جس میں ہمارے لئے شفا بھی ہے ، اور رحمت بھی ، پھر اس رحمت کو پانے کے لئے سورۃ الفاتحہ کو ہماری نماز کا حصّہ بنا دیا کہ ہم بار بار پڑھیں اور بار بار رحمت برسے ۔

1. السبع المثانی :

وَ لَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِیْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ O (الحجر : 87)

” اور البتہ تحقیق ہم نے آپ کو سات دہرائی جانے والی آیتیں دیں اور قرآن عظیم بھی دیا “

ابو سعید رافع بن معلیٰؓ سے روایت ہے کہ ،

مجھ سے رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ :

میں تجھے مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کریم کی عظیم ترین سورت نہ سکھلاؤں ؟ پس آپﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا ،جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے ، تو میں نے کہا ، اے اللہ کے رسولﷺ آپﷺ نے فرمایا تھا کہ میں تجھے قرآن عظیم کی سورت سکھلاؤں گا ،آپﷺ نے فرمایا : الحمد للّٰہ رب العالمین یہ سبع مثانی (بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں) اور قرآن عظیم ہے ۔ جو مجھے دیا گیا ہے ۔

(البخاری ، کتاب الفضائل القرآن)

2۔ دو نور :

عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انھوں نے اپنے اوپر ایک زور دار آواز سنی ، انہوں نے اپنا سر اٹھایا ، پھر فرمایا ، یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے ، جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا ، پھر فرمایا ، یہ ایک فرشتہ ہے جو آج سے پہلے زمین پر کبھی نازل نہیں ہوا ، پھر اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا ، اور **دو نوروں** کی خوشخبری دی ، اور کہا ، یہ د و **نور** آپ ﷺ کو دیئے گئے ہیں ،
آپ ﷺ سے پہلے کبھی کسی نبی کو نہیں دیئے گئے ، ایک **سورة الفاتحه** اور دوسرا سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات ،آپ ﷺ جب کبھی ان دونوں میں سے کوئی کلمہ تلاوت کریں گے ،تو آپ ﷺ کو طلب کردہ چیز ضرور عطا کی جائی گی ۔

(صحیح مسلم ،کتاب الفضائل القرآن ، باب فضل الفاتحه)

3۔ جب چھینک آئے :

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس د و آد میوں کو چھینک آئی،
تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا (یرحمك اللّٰه) اور دوسرے
کو جواب نہیں دیا ، پس جس کو آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا تھا ، اس نے کہا ،
فلاں شخص کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے اسے جواب دیا ، اور مجھے چھینک آئی تو
آپ ﷺ نے مجھے جواب نہیں دیا ، آپ ﷺ نے فرمایا ،
اس شخص نے الحمد اللہ کہا (جب اس کو چھینک آئی) اور تو نے اللہ کی حمد نہیں کی ۔

(صحیح بخاری : کتاب الادب ، صحیح مسلم کتاب : الزهد و الرقائق)

4 ۔ سورۃ الفاتحہ سے علاج :

سید نا ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے کچھ اصحابؓ عرب کے ایک قبیلے پر پہنچے ، جنہوں نے ان کی ضیا فت نہ کی ، اتفاق سے ان کے سرد ار کو بچھو نے کاٹ لیا ، وہ صحابہ کے پاس آئے اور کہنے لگے ، تم میں سے کسی کے پاس بچھو کے کاٹے کی کوئی دوا یا منتر ہے ؟ انہوں نے کہا ، ہاں ہے ، مگر چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہیں کی ، اس لئے ہم اس کا معاوضہ لیں گے ، انھوں نے چند بکریاں دینا قبول کیں ، ایک صحابی خود ابو سعیدؓ نے سورۃ الفاتحہ پڑھنا شروع کی ، وہ سورۃ الفاتحہ پڑھ کر پھو نک مار دیا کرتے تھے ، چند دنوں بعد وہ سرد ار اچھا ہو گیا ، (حسبِ وعدہ) قبیلے کے لوگ بکریاں لے کر آئے تو صحابہؓ کو تردد ہوا ، (کہ آیا یہ معاوضہ لینا بھی چاہیئے یا نہیں) اور کہنے لگے جب تک رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لیں ، بکریاں نہ لیں گے ، انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ،
تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ الفاتحہ منتر بھی ہے ؟
وہ بکریاں لے لو ، اور ان میں میرا حصّہ بھی نکالو ۔

(صحیح بخاری : کتاب الاجا رۃ)

5۔ اھل الجنة کا کلا م:

تمام حمد ا ور تعریف اس رب کے لئے جس نے سات آسمان کے اوپر سے وہ کلمہ اتارا جو **اھل الجنة** کا کلام ہے ، آج دنیا میں اس کلمے کو اپنے خالق کے اس ہدیہ کو قبول کرو ، کل انشاالله جنت میں بھی یہ ہدیہ ساتھ ہوگا۔

اللّٰہ فرمان ہے ،

وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰانَا لِهٰذَا (الاعراف : 43)

’’ اور وہ لوگ کہیں گے ، اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو اس کے لئے ہدایت دی ‘‘

4 ۔ مصیبت کے وقت پڑھنے کی دعا

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ O (البقرۃ : 156)

’’ بے شک ہم اللہ کے لئے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ‘‘

❁ **الحمدللہ :**

تمام حمد اور تعریف اس رب کے لئے جس نے انسان کو وہ کلمات سکھائے جو مصیبت میں اس کے لئے اجر و ثواب کا باعث ہیں۔

ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میرے شوہر (ابو سلمہؓ) ایک روز میرے پاس رسول اللہﷺ کی خدمت سے ہوکر آکر آئے، اور خوشی خوشی فرمانے لگے ،آج تو میں نے ایک ایسی حدیث سنی ہے کہ میں بہت ہی خوش ہوں ، وہ حدیث یہ ہے ،

جس کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اور وہ کہے ،

اَللّٰهُمَّ اَجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَا خْلُفْ لِى خيراً مِنْهَا

’’ اے اللہ مجھے اس مصیبت میں اجر دے اور مجھے اس سے بہتر بدلہ عطا فرما ‘‘

تو اللہ سے اجر اور بد لہ ضرور ہی دیتا ہے۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں میں نے اس دعا کو یاد کر لیا ، جب حضرت ابو سلمہؓ کا انتقال ہوا تو میں نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ کر یہ دعا بھی پڑھ لی لیکن مجھے خیال آیا کہ بھلا ابو سلمہؓ سے بہتر شخص مجھے کون مل سکتا ہے ؟ جب میری عدت گزر چکی تو ایک روز میں ایک کھال کو دباغت دے رہی تھی کہ رسول اللہﷺ تشریف لائے ا ور اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اپنے ہاتھ دھوئے کھال رکھ دی اور رسو ل اللہﷺ سے اندر تشریف لانے کی درخو است کی ، اور آپﷺ کو ایک گدی پر بٹھادیا ، آپﷺ نے مجھ سے نکاح کرنے کی خوا ہش ظاہر کی میں نے کہا حضورﷺ یہ تو میری خوش قسمتی کی بات ہے لیکن اول تو میں بڑی با غیرت عورت ہوں ایسا نہ ہو کہ آپ کی طبیعت کے خلاف کوئی بات مجھ سے سر زد ہوجائے اور اللہ کے ہاں عذاب ہو اور د و سرے یہ کہ میں عمر رسیدہ ہوں تیسرے بال بچوں والی ہوں آپﷺ نے فرمایا سنو ! ایسی بے جا غیرت اللہ تمھاری دور کر دے گا ، اور عمر کے لحاظ سے میں بھی کوئی چھوٹی عمر کا نہیں ، اور تمہارے بال بچے میرے بھی بال بچے ہیں ، میں نے یہ سن کر کہا پھر حضورﷺ مجھے کوئی عذر نہیں چنانچہ میرا نکاح اللہ کے نبیﷺ سے ہوگیا۔ اور مجھے اللہ نے اس دعا کی برکت سے میرے شوہر سے بہت بہتر یعنی اپنا رسولﷺ عطا فرمایا۔

(مسند احمد)

2) : علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ،

جس کسی مسلمان کو کوئی رنج پہنچے ، پھر اس پر زیادہ وقت گزر جائے پھر اسے یاد آئے ، اور وہ انا للّٰہ پڑھے ، تو مصیبت کے صبر کے وقت جو اجر ملا تھا ، وہی اب بھی ملے گا ۔

(مسند احمد)

5 ۔ آیت الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ O (البقرة: 255)

’’ اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں ،زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، اسی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں کون ہے جو اس کے سامنے کسی کی سفارش کرسکے مگر اس کی اجازت سے وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے اس کی کرسی زمین و آسمان میں محیط ہے اور اس کو ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند ہے ، عظمت والا ہے ‘‘

❁ **الحمد للّٰہ :**

تمام تعریف اور حمد اس اللہ کے لئے ہے ، جس نے انسان کو وہ علم سکھایا جس میں خود انسان کے لئے برکت و حفاظت ہے ۔

1 ۔ تمہیں علم مبارک ہو :

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے مجھ سے پوچھا ،
ابو منذرؓ جانتے ہو ، کتاب اللہ کی سب سے عظمت والی آیت کون سی ہے ؟
میں نے کہا ،

اللّٰہ و رسولہ اعلم

آپﷺ نے پھر پوچھا ،ابو منذرؓ ! جانتے ہو تمھارے پاس اللہ کی کتاب کی کون سی آیت عظیم ہے ؟
میں نے کہا ، **لاالہ الا ھو الحی القیوم**
آپﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا ،
ابو منذرؓ تمھیں علم مبارک ہو ۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن)

2- ایک کذاب کا سچ !

سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ، آپﷺ نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر کیا ، کوئی شخص آیا اور غلہ چوری کرنے لگا ، میں نے اسے پکڑ لیا ، اور کہا میں تجھے رسول اللہﷺ کے پاس لے جاؤں گا ، وہ کہنے لگا میں محتاج ہوں ، عیالدار ہوں ، اور سخت تکلیف میں ہوں ، چناچہ میں نے اس کو چھوڑ دیا ، جب صبح ہوئی ،آپﷺ نے مجھ سے پوچھا ،

ابو ہریرۃ ! آج رات تمہارے قیدی نے کیا کہا تھا ؟

میں نے کہا ، یا رسول اللہﷺ اس نے محتاجی اور عیالداری کا شکوہ کیا تھا ، مجھے رحم آیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا ۔ آپﷺ نے فرمایا ،

دھیان رکھنا وہ جھوٹا ہے وہ پھر تمہارے پاس آئے گا ۔

چناچہ اگلی رات وہ پھر آیا ، اور غلّہ اٹھانے لگا ، اور میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا ،

آج تو ضرور میں تمہیں آپﷺ کے پاس لے جاؤں گا ۔

وہ کہنے لگا ، مجھے چھوڑ دو میں محتاج اور عیالدار ہوں آئندہ نہیں آؤں گا ،

مجھے پھر رحم آ گیا اور اسے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو آپﷺ نے مجھ سے پوچھا ،

ابو ہریرہؓ تمھارے قیدی نے کیا کہا ؟

میں نے کہا ، یا رسول اللہﷺ اس نے سخت محتاجی اور عیالداری کا شکوہ کیا ، مجھے رحم آ گیا ، اور میں نے اسے چھوڑ د یا ۔

آپﷺ نے فرمایا ، د ھیان رکھنا وہ جھوٹا ہے پھر آئے گا ،

چناچہ تیسری بار میں تاک میں رہا ، وہ آیا اور غلّہ سمیٹنے لگا ،

میں نے کہا ، اب تو میں ضرور تم کو آپﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا اب یہ تیسری بار ہے ، تو ہر بار یہی کہتا رہا کہ پھر نہ آؤں گا مگر پھر آتا رہا ۔

اس نے مجھ سے کہا ،مجھے چھوڑ دو میں تمہیں چند کلمے سکھاتا ہوں ، جو تمہیں فائدہ دیں گے ،

میں نے کہا ، وہ کیا ہیں ؟

کہنے لگا ، جب تم سونے لگو تو **آیتہ الکرسی** پڑھ لیا کرو ، اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ تیرا نگہبان ہوگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہیں آئے گا ۔

چناچہ میں نے اسے پھر چھوڑ دیا ۔صبح ہوئی تو آپﷺ نے مجھ سے پوچھا ،

تیرے قیدی نے رات کیا کہا ؟

میں نے آپﷺ کو ساری بات بتادی تو آپﷺ نے فرمایا ،

اس نے یہ بات سچی کہی ، حالانکہ وہ کذاب ہے ۔

پھر آپﷺ نے مجھ سے کہا ، ابو ہریرہؓ جانتے ہوں تین راتوں سے کون تمہارے پاس آتا رہا ؟

میں نے کہا ، نہیں۔ آپﷺ نے فرمایا ، وہ **شیطان** تھا ۔ (صحیح بخاری: کتاب الوکالۃ)

6۔ تحفہ معراج

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ O لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ O (البقرۃ: 285، 286)

”رسول ایمان لایا اس چیز پر جواس کی طرف اس کے رب کی طرف سے اتری ، اور مومن بھی ایمان لائے یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اس کے رسولوں میں سے ہم کسی میں تفریق نہیں کرتے ، انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ، جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لئے ہے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے ۔ اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا ۔ اے ہمارے رب ! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا ۔ اے ہمارے رب ! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما ! اور ہمیں بخش دے ! اور ہم پر رحم فرما !تو ہی ہمارا مالک ہے ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما “

الحمدللّٰہ :

تمام حمد اللہ کے لئے ہے کہ جس نے اپنے رسولﷺ کو آسمانوں کی سیر کرائی اور پھر خالی ہاتھ نہیں لوٹایا ، ساتھ میں ہمارے لئے یہ انمول تحفہ بھی عطا فرمایا ۔

نبیﷺ کو معراج کی رات جو تین چیزیں ملیں ان میں سے ایک سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات ہیں۔
(صحیح مسلم : باب فی ذکر سدرۃ المنتھٰی)

1)۔ رات بھر حفاظت :

جو شخص سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھ لیتا ہے تو یہ اس کو کافی ہو جاتی ہیں۔
(صحیح البخاری : کتاب المغازی، مسلم :کتاب صلوۃ المسافرین)

2)۔ مغفرت کے لئے جھگڑا :

رسول اللہ ﷺ نے سورۃ البقرۃ اور سورۃ ال عمران کو الزھراوین یعنی دو جگمگانے والی سورتیں فرمایا ، اور امت کو ان کے پڑھتے رہنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ :

’’ انہیں پڑھا کرو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئیں گی جیسے دو بادل یا دو سائبان یا پرندوں کے دو جُھنڈ ہیں اور وہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے اللہ سے اس کی مغفرت کے لئے جھگڑا کریں گی ‘‘

(صحیح مسلم ، کتاب الصلوۃ)

7 ۔ تحفہ درود و سلام

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا O (الاحزاب : 56)

'' بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والوں! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو ''

الحمد للّٰہ :

تمام تعریف اور حمد اس اللہ کے لئے ہے کہ جس نے اپنے رسولﷺ کو رحمتوں کی بشارت دی نہ صرف نبیﷺ کے لئے رحمت بلکہ ہر اس بندہ کے لئے رحمت جو رسول اللہﷺ پر درود بھیجے۔
عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں ، کہ انھوں نے رسول اللہﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ، جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے ، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم : کتاب الصلاۃ)

1۔ د رود بھیجنے کا طریقہ :

ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہﷺ تشریف لائے جبکہ ہم سعد بن عبادہؓ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے ، تو آپﷺ سے بشیر بن سعدؓ نے پوچھا : یا رسول اللہﷺ !اللہ نے ہمیں آپﷺ پر درود پڑھنے حکم دیا ہے ، تو ہم آپﷺ پر درود کیسے پڑھیں؟

پس رسول اللہﷺ خاموش رہے ، یہاں تک کہ ہم نے آرزو کی کہ بشیر بن سعدؓ آپﷺ سے سوال ہی نہ کرتے ، پھر آپﷺ نے فرمایا یہ پڑھا کرو :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ .

'' اے اللہ ! محمدﷺ اور آل محمدﷺ پر رحمت نازل فرما ، جیسے تونے ابراہیمؑ پر رحمت نازل فرمائی ، اور محمدﷺ اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی ،بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

اور سلام اسی طرح پڑھنا ہے جیسے تم جانتے ہو ۔(صحیح مسلم : کتاب الصلاۃ)

2 ۔ سلام بھیجنے کا طریقہ :

عبد الله بن مسعودؓ سے روایت ہے ، انھوں نے فرمایا کہ جب ہم نبیﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو قعدہ میں کہا کرتے تھے الله پر سلام ، جبرائیل پر سلام ، میکائیل پر سلام ، فلاں پر اور فلاں پر سلام پھر رسول اللهﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ، الله تو خود ہی سلام ہے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو یوں کہے ،

التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيّهَا النَّبِىُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

" سب تعظیمیں ،عبادتیں اور عمدہ باتیں الله کے لئے ہیں ، اے نبیﷺ تم پر سلام ، الله کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں ، ہم پر اور الله کے نیک بندوں پر سلام ہو "

کیونکہ جب تم یہ کہو گے تو یہ دعا الله کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گی خواہ وہ زمین میں ہو یا آسمان میں

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ هٗ وَرَسُوْلُهٗ

" میں گواہی دیتا ہوں کہ الله کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدﷺ اس کے بندے اور رسولﷺ ہیں " (صحیح بخاری : کتاب الاذان)

3۔ دعا سے پہلے :

فضالہ بن عبیدؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللهﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا جب کہ اس نے نہ تو الله کی حمد بیان کی اور نہ ہی نبیﷺ پر درود پڑھا ، تو رسول اللهﷺ نے فرمایا ، اس نے جلد بازی کی ہے ، پھر آپﷺ نے اسے بلایا اس سے یا کسی اور شخص سے فرمایا ، جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے (پھر اس کے بعد دعا مانگے) تو اسے چاہیے کہ پہلے اپنے رب کی حمد و ثنا کرے ، پھر نبیﷺ پر درود پڑھے ، پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے ۔

(سنن ابی داود : کتاب الصلاۃ ، سنن ترمذی : ابواب الدعوات)

غور کیجئے ! مذکورہ بالا حدیث میں جو ترتیب آپﷺ نے بیان فرمائی ہے بالکل وہی ترتیب ہے جو ہم نماز میں قعدہ کے دوران پڑھتے ہیں :

1 ۔ پہلے التحیات جس میں الله کی حمد بھی ہے اور نبیﷺ پر سلام بھی۔

2۔ اس کے بعد درود ابراہیمی پڑھتے ہیں۔

3۔ اس کے بعد دعا مانگتے ہیں۔

نبیﷺ کو نماز جبرائیلؑ نے الله کے حکم سے سکھائی لہذا دعا مانگنے کا یہ طریقہ خالصتاً سات آسمان کے اوپر سے الله کا تحفہ ہے ، اس تحفہ کو قبول کرو اس کا قبول کرنا یہ ہے کہ پورے شعور کے ساتھ خوب خوب اپنے نبیﷺ پر درود بھیجو کہ رحمت تمہاری منتظر ہے۔

8۔ تحفہ زوجین

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًاO (الفرقان : 74)

'' اے ہمارے رب ! تو ہمیں ہمارے شوہروں اور ہماری اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا ''

الحمد اللّٰہ :

تمام تعریف اور حمد اللہ رب العالمین کے لئے ہے کہ جس نے انسان کی تخلیق کی پھر اس کو تنہا نہیں چھوڑا بلکہ ساتھ میں اس کا جوڑا بھی بنایا ، پھر اس جوڑے کو بھی تنہا نہیں چھوڑا کہ آپس میں لڑتا رہے بلکہ اس جوڑے میں محبت اور رحمت کو بھر دیا یہ محبت خود کائنات کے رب کی مخلوق سے محبت کی دلیل ہے ، اللہ کا فرمان ہے :

وَ مِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ O (الروم : 21)

'' اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی ڈال دی بے شک اس میں البتہ اس قوم کے لئے نشانی ہے جو غور و فکر کرے ''

خوش ہو جایئے اور اپنے رب کی حمد کیجئے ! کہ اب اس محبت کو پانے کے لئے زوجین کو کسی خاص دن کا انتظار نہیں کرنا ایسا تحفہ کہ جو شادی کی سالگرہ کا محتاج نہیں روزانہ ایک بار نہیں بار بار اپنے رب کے اس تحفے کو قبول کرو اور اس کا قبول کرنا یہ ہے کہ اپنے زوج اور بچوں کو بار بار اس دعا کا تحفہ دو آپس کے معمولات میں صبر کرو یقین رکھو جنت کے بالا خانے تمہارے منتظر ہیں۔

اللہ کا فرمان ہے :

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا O خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا O (الفرقان : 75، 76)

'' یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند و بالا خانے دیئے جائیں گے جہاں انھیں دعا و سلام پہنچایا جائے گا۔ اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے وہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے ''

9۔ تحفہ سلامتی

وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا. (النسآء: 86)

" اور جب تمہیں سلام کا تحفہ دیا جائے تو تم اس سے بہتر تحفہ انہیں دو یا وہی انہیں لوٹا دو "

✿ الحمد للّٰہ :

تمام حمد اور تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے وہ کلمات سکھائے جو انسانیت کے لئے سلامتی ہی سلامتی ہیں انسان کا اپنی تخلیق کے بعد فرشتوں سے پہلا کلام ہی سلام ہے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ،

" جب اللہ نے آدمؑ کو پیدا فرمایا تو ان سے کہا : جاؤ اور فرشتوں کی اس بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرو اور وہ جو جواب دیں اسے غور سے سنو ، کیونکہ وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا پس آدمؑ نے جا کر کہا **السلام و علیکم** ،

تو انہوں نے کہا ، **السلام و علیک و رحمة اللّٰہ** پس انھوں نے **رحمة اللّٰہ** کا اضافہ کر دیا "

(صحیح بخاری : کتاب الانبیاء ،صحیح مسلم : کتاب الجنة)

1 ۔ جب اپنے گھر میں داخل ہوں :

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً

(النور : 61)

" پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے نفسوں پر سلام کرو ، یہ اللہ کی طرف سے تحفہ ہے مبارک اور پاکیزہ "

2 ۔ جب دوسرے کے گھر میں داخل ہوں :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا

(النور : 27)

" اے ایمان والوں ! تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تم اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو "

3۔ زیادہ بہتر :

عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہﷺ سے سوال کیا
اسلام کی کون سی بات زیادہ بہتر ہے ؟
آپﷺ نے ارشاد فرمایا ، تم (بھوکے کو) کھلاؤ ،
اور ہر شخص کو سلام کہو ، چاہے تم اسے پہچانو یا نہ پہچانو ۔

(صحیح البخاری : کتاب ایمان ، صحیح مسلم : کتاب الایمان)

4۔ آپس میں محبت :

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ، رسول اللہﷺ نے فرمایا تم جنت میں نہیں جاؤ گے یہاں تک کہ ایمان لاؤ اور تم مومن نہیں ہو گے ، یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو ،کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس کو اختیار کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے ؟ تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ اور عام کرو ۔ (صحیح مسلم : کتاب الایمان)

اپنے اللہ کے اس مبارک اور پاکیزہ تحفہ کو قبول کرو اس کا قبول کرنا یہ ہے کہ آپس میں سلام میں سلام کو رواج دو کہ جنت میں یہ کلام تمھارا منتظر ہے ۔

سَلٰمٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ O (یٰس : 58)

’’ سلام قول ہوگا رب رحیم کی طرف سے ‘‘

10۔ تحفہ والدین

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىْ صَغِيْرًا O

(بنی اسرائیل : 24)

'' اے میرے رب ! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا ''

✿ الحمد اللہ :

تمام حمد اور تعریف اس اللہ کےلئے ہے کہ جس نے والدین کو تحفہ دینے کے لئے وہ کلمات سکھائے جو کسی مدر ڈے(mother day) اور فادر ڈے (father day) کے محتاج نہیں روزانہ اپنے والدین کے لئے اللہ سے رحمت مانگئے ایک بار نہیں بار بار مانگئے چاہے والدین اس جہاں میں ہوں یا اگلے جہاں میں یہ رحمت بھرا تحفہ انہیں پہنچتا رہے گا۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہﷺ نے فرمایا جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے ایک صدقہ جاریہ ، یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہو ، یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے ۔(صحیح مسلم : کتاب الوصیة)

1۔ اللہ کی وصیت :

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْه‘ اُمُّه‘ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُه‘ فِىْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْلِىْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَىَّ الْمَصِيْرُ O(لقمٰن : 14)

'' ہم نے انسان کو اس کے والدین کے متعلق نصیحت کی ہے اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کا دودھ کا چھڑانا دو برس میں ہے کہ تو میری اور والدین کی شکر گزاری کر میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ''

غور کیجئے ! اللہ نے اپنے شکر کے ساتھ والدین کی شکر گزاری کی نصیحت کی ہے ۔

اللہ کا فرمان ہے :

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (بنی اسرائیل: 23)

'' تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین کے ساتھ احسان کرنا ''

دوبارہ غور کیجئے ! والدین کی اہمیت کہ اللہ نے اپنے ذکر کے ساتھ والدین کا ذکر فرمایا ہے ۔
کیا اب بھی والدین کو رحمت کا تحفہ نہ بھیجو گے ؟

2۔ قَوْلاً کَرِیْمًا :

اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلاَ تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْ ھُمَا وَ قُلْ لَّھُمَآ قَوْلًا کَرِیْمًا O وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ

(بنی اسرائیل : 23 , 24)

'' اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا نہ انھیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا ۔ اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا ''

اللہ انسان کو والدین کے متعلق آداب سکھاتا ہے کہ والدین کے بارے میں ضرور محتاط رہو ۔ ایسا نہ ہو کہ تم دعا کرو اور قبول نہ ہو ۔ تم صدقہ دو اور صدقہ قبول نہ ہو ۔ اپنا محاسبہ کرو ! اپنے رویہ پر ضرور غور کرو ! ان کے لئے ایسے ہی رحمت بھری دعا کا تحفہ بھیجو جیسے انھوں نے تم کو اس وقت پالا جب تمھاری ریڑھ کی ہڈی ابھی مضبوط نہیں ہوئی تھی اور تم ننھے بچے تھے اپنے والدین کے لئے اپنے کندھے جھکالو اور اخلاق کی بلندیوں کو پالو ! یقین رکھو ! تمھارے رب کی مغفرت تمہاری منتظر ہے ۔

اللہ کا فرمان ہے :

رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْ سِکُمْ اِنْ تَکُوْنُوْ صٰلِحِیْنَ فَاِنَّہٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا O

(بنی اسرائیل : 25)

'' جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے اسے تمھارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہو تو وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے ''

11۔ انشاء اللّٰہ

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ O (التکویر : 29)

'' اور تم نہیں چاہ سکتے سوائے اس کے جو اللہ رب العالمین چاہے ''

❁ الحمد اللّٰہ :

تمام تعریف اور حمد اس رب کے لئے ہے کہ جس نے وہ کلمات عطا کئے جس کے ادا کرنے سے کام میں برکت ہو جائے قرآن واقعہ حدیبیہ کی مثال بیان کرتا ہے کہ واقعہ حدیبیہ سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے عمرہ ادا کرنے کا خواب دیکھا لیکن جب صلح حدیبیہ ہوئی اور عمرہ اس سال ادا نہ ہو سکا تو اللہ نے سات آسمان کے اوپر سے انشاء اللّٰہ کے کلمات کے ساتھ اپنے رسول ﷺ کے خواب کے سچا ہونے کی بشارت یوں دی :

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ (الفتح : 27)

''ان شاء اللہ تم پورے امن کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوگے ''

ہر خیر کے کام کی ابتداء میں انشاء اللہ کہنا انبیاء اکرامؑ کا طریقہ رہا ہے ۔

1. محمد ﷺ

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّی فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا O اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ وَ اذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّھْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ ھٰذَا رَشَدًا O

(الکھف : 24،23)

'' اور ہرگز ہرگز کسی کام پر یوں نہ کہنا کہ میں اسے کل کروں گا ۔ مگر یہ کہ جو اللہ چاہے کہہ لینا اور جب تم بھول جاؤ تو اپنے رب کو یاد کرلینا اور کہتے رہنا کہ امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کے قریب کی بات کی طرف رہنمائی کرے گا ''

2 . اسماعیلؑ :

قرآن اسماعیلؑ کی مثال بیان کرتا ہے کہ اپنے والد کا خواب سنا اور اس کی تعبیر کے لئے انشاء اللّٰہ کہا، اللہ کا فرمان ہے :

سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ O (الصفت : 102)

'' ان شاء اللہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ''

غور کیجئے ! یہ اسماعیلؑ کے انشاءاللہ کہنے کی برکت ہی تو ہے کہ اللہ نے ان کو ثابت قدم رکھا نہ گھبرائے نہ پیچھے ہٹے ، میں اور تم ہر سال جو قربانی کرتے ہیں یہ اسی انشاء اللہ ہی کی برکت ہے۔

3۔ موسیٰؑ :

قرآن موسیٰؑ کی مثال بیان کرتا ہیکہ جب خضرؑ سے ملاقات کرتے ہیں علم کا شوق ہے ،کچھ سیکھنے کی تڑپ ہے تو سفر کی ابتداء انشاء اللہ ہی سے کرتے ہیں ۔

قَالَ سَتَجِدُنِیٓ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَا بِرًا (الکھف : 69)

’’ کہا عنقریب آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے ‘‘

اسی طرح جب مدین میں لڑکیوں کے والد سے ملتے ہیں تو کام کی ابتداء انشااللہ سے ہی کرتے ہیں:

سَتَجِدُوۡنِیۡ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ O (القصص : 25)

’’ اللہ کو منظور ہوا تو عنقریب آپ مجھے بھلا آدمی پائیں گے ‘‘

4۔ بنی اسرائیل :

قرآن بنی اسرائیل کی مثال بیان کرتا ہے کہ وہ گائے ذبح کرنے کے قریب نہ تھے لیکن پھر بھی اس کو ذبح کیا اللہ کا فرمان ہے :

فَذَبَحُوۡهَا وَمَا كَادُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ O (البقرۃ : 71)

’’ پس انھوں نے اسے ذبح کیا حالانکہ وہ یہ کام کرنے والے نہ تھے ‘‘

غور کیجئے ! وہ کیا کلمات تھے جس کے ادا کرنے سے بگڑا کام بنا ؟

وہ انشاء اللہ کے کلمات تھے

اللہ کا فرمان ہے : (بنی اسرائیل نے گائے ذبح کرنے کے لئے کہا) ،

وَ اِنَّآ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهۡتَدُوۡنَ O (البقرۃ : 70)

’’ اور بےشک اگر اللہ نے چاہا تو ہم ہدایت والے ہو جائیں گے ‘‘

اللہ کے سکھائے گئے ان کلمات کو قبول کرو ، ان کلمات کا قبول کرنا یہ ہے کہ ہر خیر کے کام کے آغاز میں انشاء اللہ کہو ، ہر بگڑے کام کو سنوارنے کے لئے انشاء اللہ کہو ، کہ برکتیں تمہاری منتظر ہیں ۔

اللہ کا فرمان ہے :

وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ بِخَيۡرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ O (الانعام : 17)

’’ اور اگر اللہ تجھ کو کوئی نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے ‘‘

12۔ ما شاء اللّٰہ

قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ . (الاعراف : 188)

'' آپ فرما دیجئے کہ میں خود اپنی ذات کے لئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر اتنا ہی جتنا اللہ نے چاہا ''

الحمد اللہ :

تمام تعریف اور حمد اس اللہ کے لئے ہے کہ جس نے وہ کلمات سکھائے جو نظر سے حفاظت کا ذریعہ ہیں ۔

1 ۔ نظر کا لگنا :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

نظر کا لگنا حق ہے ۔(صحیح البخاری : کتاب طب ، صحیح مسلم : کتاب السلام)

قرآن یعقوبؑ کی مثال بیان کرتا ہے کہ جب اپنے بیٹوں کو بادشاہ کے دربار میں مصر بھیجا تو اس وقت بیٹوں کو خاص نصیحت یہ فرمائی کہ ایک ہی دروازے سے سب اکٹھے داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا ۔ اللہ کا فرمان ہے:

وَقَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ (یوسف : 67)

'' اور کہا اے میرے بیٹو! تم سب ایک دروازے سے نہ جانا بلکہ کئی الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا ''

2۔ نظر کا علاج :

ابو امامہ بن سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ عامر بن ربیعہؓ نے سہل بن حنیفؓ کو نہاتے ہوئے دیکھ لیا تو فرمایا :

میں نے آپ کا سا کوئی آدمی نہیں دیکھا نہ کسی پردہ نشین عورت کی ایسی کھال دیکھی ہے یہ کہتے ہی سہیل اپنی جگہ سے گر پڑے ،

لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر بیان کیا اور کہا : یا رسول اللہ ﷺ !آپ کچھ سہل بن حنیفؓ کی بھی خبر لیتے ہیں ، اللہ کی قسم ! وہ اپنا سر بھی نہیں اٹھاتے ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

تمھاری دانست میں کس نے اس کو نظر لگائی ہے ؟

انہوں نے کہا عامر بن ربیعہؓ نے ۔

آپ ﷺ نے عامر بن ربیعہؓ کو بلایا اور ان پر غصّہ ہوئے اور فرمایا :

کیوں تم میں سے ایک اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے ، تو نے بارک اللہ کیوں نہ کہا ؟

اب اس کے لئے غسل کر ۔

عامرؓ نے اپنے منہ ، اور ہاتھ اور کہنیاں اور گھٹنے اور پاؤں کے کنارے اور تہبند کے نیچے کا بدن پانی سے دھو کر اس پانی کو ایک برتن میں جمع کیا وہ پانی سہلؓ پر ڈالاگیا سہلؓ اچھے ہوگئے اور لوگوں کے ساتھ چلے۔

(موطا امام مالك : باب الوضو من العين)

معلوم ہوا کہ

1) ۔ اپنی نعمتوں کا اظہار ہر ایک سے نہیں کرنا چاہئے۔

2)۔ اگر کوئی نظر اتار نے کے لئے وضو یا غسل کا پانی مانگے تو تعاون کر نا چاہئے جس طرح اوپر بیان کی گئی حدیث میں ہم نے سیکھا کہ عامرؓ نے فوراً تعاون کیا کوئی بحث نہیں کی ۔

3) ۔ جب کوئی نعمت ملے یا اچھی بات کسی کی بھی سنو یا دیکھو تو فوراً بارک اللہ کے کلمات ادا کرو تاکہ خود بھی نقصان سے بچو اور اپنے بھائی کے قتل سے بھی بچو یہ نظر خاموش قاتل ہے ۔

اللہﷻ دو شخصوں کی مثال بیان کرتا ہے جب ایک ساتھی نے نصیحت کی دوسرے ساتھی کو کہ اگر وہ ماشاء اللہ کہہ لیتا نعمت کے شکر میں نعمت دینے والے کی حمد کرتا تو اس کا باغ نہ اجڑ تا

وَ لَوْ لَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (الکھف : 39)

’’ اور تو نے اپنے باغ میں جاتے وقت کیوں نہ کہا کہ جو اللہ نے چاہا وہ ہونے والا ہے ، کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے ‘‘

13۔ تحفہ علم

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ O
رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ O (العمران : 9,8)

"اے ہمارے رب !ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما یقیناً تو ہی بہت بڑی عطا دینے والا ہے ۔ اے ہمارے رب تو یقیناً لوگوں کو ایک دن جمع کرنے والا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں یقیناً اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا"

❁ الحمد للّٰہ :

تمام تعریف اور حمد اس اللہ کےلئے کہ جس نے علم میں رسوخ حاصل کرنے کا تحفہ عطا کیا اللہ کی اپنے بندوں سے محبت کی دلیل کہ سات آسمان کے اوپر سے علم اتارا پھر علم میں رسوخ کی دعا اتاری پھر علم والوں کا ذکر اپنے اور فرشتوں کے ذکر کے ساتھ یوں فرمایا:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُو لُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا
بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ O

"اللہ اور فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے اس غالب اورحکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"

غور کیجئے ! اللہ نے اپنے اور فرشتوں کے ذکر کے ساتھ اہل علم کا ذکر فرمایا لہذا اہل علم کی فضیلت واضح ہے اگر کوئی چاہے کہ اللہ اس کا ذکر اپنے اور فرشتوں کے ساتھ کرے تو چاہیے کہ اس دعا کو اپنی زندگی کا حصّہ بنائے اور علم کو اپنا مقدر بنالے۔

14 . اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی

وَ لِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا وَ ذَرُو الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اَسْمَآئِہٖ (الاعراف : 180)

’’ اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں پس اس کو انہی ناموں سے پکارو اور چھوڑ دو ایسے لوگوں کو جو اس کے ناموں میں الحاد کرتے ہیں ‘‘

۞ الحمد اللہ :

تمام حمد اور تعریف اس اللہ کے لئے جس نے اپنی رحمت سے اپنے خوبصورت نام سکھائے ایسا تحفہ جو اللہ کی اپنے بندوں سے محبت کی دلیل ہیں

ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

’’اللہ کے ننانوے 99 نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرلے وہ جنت میں جائے گا اور اللہ طاق ہے اور طاق عدد کو دوست رکھتا ہے ‘‘(مسلم : کتاب ذکر و دعا)

1۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰیO (طٰہٰ : 8)

’’ وہی اللہ ہےجس کے سوا کوئی معبود نہیں بہترین نام اسی کے ہیں ‘‘

2۔ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ (الحشر : 22)

’’ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں چھپے اور کھلے کا جاننے والا مہربان اور رحم کرنے والا۔

3 ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ O (الحشر : 23)

’’ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ، بادشاہ ، نہایت پاک ، سلامتی والا ، امن دینے والا ، نگہبان، زبردست ، غالب زورآور ، بڑائی والا ، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں ‘‘

4 ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِیءُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ O (الحشر : 24)

’’ وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا ، وجود میں لانے والا ، صورت بنانے والا ، اسی کے لئے ہیں نہایت اچھے نام ہر چیز آسمانوں میں ہو یا زمین میں اسی کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے ‘‘

5 ۔ رنج و غم کا علاج :

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہﷺ نے فرمایا :

جب کسی شخص کو دکھ اور غم پہنچے تو یہ دعا پڑھے :

یا اللہ ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے اور بندی کا بیٹا ، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیرا ہرحکم مجھ پر نافذ ہونے والا ہے میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی ہے میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جسے تونے خود اپنے لئے پسند کیا ہے ، یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے ، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے ، یا اپنے علم غیب کے خزانے میں محفوظ کر رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار ، سینے کا نور ، اور میرے دکھوں اور غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے ۔

تو اللہ اس کا دکھ اور غم دور کر دیتا ہے اور اس کی جگہ مسرت اور خوشی عنایت کرتا ہے ۔

عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا : یا رسول اللہ ہم یہ دعا یاد نہ کر لیں ؟ رسول اللہ نے فرمایا : کیوں نہیں ہر سننے والے کو چاہیے کہ یہ دعا یاد کر لے (رواہ احمد)

6۔ جادو سے حفاظت :

قعقاع بن حکیم سے روایت ہے کہ کعب الاحبار (یہود کے بڑے عالم تھے پھر مسلمان ہوگئے) نے کہا اگر میں چند کلمات نہ پڑھتا تویہودی (جادو کر کے) مجھے گدھا بنا دیتے لوگوں نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں ؟کعب نے کہا :

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے چہرے سے جو بڑی عظمت والا ہے کوئی چیز عظمت میں اس سے بڑھ کر نہیں ، اور اس اللہ کے پورے کلمات سے جن سے کوئی نیک یا بد آگے نہیں بڑھ سکتا اور اللہ کے تمام اسمائے حسنیٰ سے جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا اس چیز کے شر سےجس کو اس نے بنایا پیدا کیا اور پھیلایا ۔(موطا : امام مالک)

نوٹ : اسماء الحسنیٰ کے سلسلے میں ہماری استاذہ محترمہ ڈاکٹر فرحت نسیم ہاشمی کے لیکچرز ’’ اللہ کے خوبصورت نام ‘‘ اور کتاب ’’ عقیدہ واسطیہ‘‘ کے لیکچرز انتہائی مفید ہیں ۔

حصّہ سوم :

فَاِنِّیُ قَرِیُبٌ :

نمبرشمار---------- فہرست مضامین ------------------------------------- صفحہ نمبر

1-------- فرشتوں کی دعا------------------------53

2 -------- آدم و حوا علیہ السلام کی دعا ---------------- 55

3 -------- نوح علیہ السلام کی دعائیں ----------------------57

4 -------- نوح علیہ السلام کے بعد کا زمانہ -----------------------62

5------------- ہود علیہ السلام کی دعا ---------------------------64

6-------- ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں ----------------------65

7-------- لوط علیہ السلام کی دعائیں ------------------71

8-------- یعقوب علیہ السلام کی دعا ----------------------73 7

9-------- یوسف علیہ السلام کی دعائیں ------------------74

10------------ شعیب علیہ السلام کی دعا -------------------------------76

11 ------- موسیٰ علیہ السلام کی دعائیں ---------------------77

12------ فرعون کے دربار میں جادوگروں کی دعا ------------83

13 ----- آسیہ سلام علیہا (امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ) کی دعا ----------85

14 ----- قوم موسیٰ کی دعا ----------------------- 86

15---- طالوت اور اس کے لشکر کی دعا ---------------87

16 ---- داؤد علیہ السلام کی دعا ----------------------88

17 ----- سلیمان علیہ السلام کی دعائیں ------------------89

18------ ایوب علیہ السلام کی دعا ----------------------- 91

19 ------- یونس علیہ السلام کی دعا ----------------------- 93

20 ------- مریم سلام علیہا کی والدہ کی دعا ----------------95

21 ------ زکریا علیہ السلام کی دعائیں ------------------96

22------ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی دعا ---------------98

23 ------ عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی دعا ------------99

24 ------ غار والوں کی دعا ------------------------ 100

نمبرشمار---------- فہرست مضامین ------------------------------------ صفحہ نمبر

25 ------ **محمد ﷺ کی دعائیں** --------------------------------- 101

1---------- دنیا و آخرت کی بھلائیاں ---------------------- 101

2 --------- ہجرت کے وقت ------------------------------ 101

3 --------- سواری کی دعا ------------------------------ 102

4 ---------- عذاب سے بچنے کی دعا ----------------------------102

5 ---------- علم میں اضافے کی دعا ----------------------------103

6 ---------- استغفار ------------------------------------104

7 ---------- جھگڑے سے بچنے کے لئے ------------------- 105

8 ---------- **المعوذتین** ---------------------------- **106**

26 ------- اصحاب رسول ﷺ کے لئے مغفرت ------------------- 107

27 ------- مکہ کے کمزور مسلمانوں کی دعا ------------------- 108

28 ------- شکر گزار بندے کی دعا -------------------------109

29 ------- تقویٰ والوں کی دعا ---------------------- 110

30 ------- اللہ والوں کی دعا ---------------------- 111

31------- عقل والوں کی دعا ---------------------------------112

32------ حق پہچاننے والوں کی دعا ---------------------114

33 ------ عِبَادُ الرَّحمٰن کی دعا ---------------------115

34 ----------- تکمیل نور کی دعا ---------------------------------- 117

اختتامیہ ----------------------------------- 119

1۔ فرشتوں کی دعا

رَبَّنَا وَسِعۡتَ كُلَّ شَیۡءٍ رَّحۡمَةً وَّعِلۡمًا فَاغۡفِرۡ لِلَّذِیۡنَ تَابُوۡا وَاتَّبَعُوۡا سَبِیۡلَکَ
وَقِهِمۡ عَذَابَ الۡجَحِیۡمِ O رَبَّنَا وَاَدۡخِلۡهُمۡ جَنّٰتِ عَدۡنِ الَّتِیۡ وَعَدۡتَّهُمۡ وَ مَنۡ
صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَ اَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّیّٰتِهِمۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ O وَقِهِمُ
السَّیِّاٰتِ وَ مَنۡ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمۡتَهٗ وَ ذٰلِکَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُO

(المؤمن 7 , 8 , 9)

'' اے ہمارے رب ! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے پس تو انھیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور انھیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب ! تو انھیں ہمیشگی والی جنتوں میں لے جا ۔ جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے ۔ اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے ان کو جو نیک عمل کریں ۔ یقیناً تو غالب حکمت والا ہے ۔ انھیں برائیوں سے بھی محفوظ رکھ ۔حق تو یہ ہے کہ اس دن تو نے جسے برائیوں سے بچا لیا اس پر تو نے رحمت کر دی ۔ اور بہت بڑی کامیابی تو یہی ہے ''

۞ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے جو سنتا ہے ہر پکار کو ، جو جواب دیتا ہے ہر پکار کا ، فرشتوں کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغۡفِرُ
الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ O (الزمر : 53)

'' کہہ دو کہ اے میرے بندو ! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بے شک اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے بے شک وہ بخشش اور رحمت والا ہے ''

۞ کیا سیکھا ؟

1۔ اللہ کی محبت :

اللہ ہم سے محبت کرتا ہے وہ نہیں چاہتا کہ ہم آگ میں جلیں ۔اللہ کی ہم سے محبت کی دلیل اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ اس نے ایسے فرشتے تخلیق کئے جو ہر وقت ہمارے لئے دعا کرتے رہتے

ہیں ۔ **غور کیجئے !** فرشتے دعا کر رہے ہیں کائنات کا رب دعا قبول بھی کر رہا ہے۔

کیا ہم فرشتوں کی دعا کے مستحق ہیں ؟ کیا ہم توبہ کر رہے ہیں ؟

2 ۔ لَا تَقْنَطُوْا :

فرشتوں کی دعا کیا ہے ؟ مایوسیوں اور پریشانیوں کے دلدل میں ٹھنڈی پھوار ہے ، دنیا کے کسی بازار میں اگر معلوم ہو جائے کہ فلاں جگہ کپڑا سستا ہے یا برتن سستا ہے یا جوتا سستا ہے تو فوراً جاؤ گے کچھ لینا نہیں ہوگا پھر بھی چکر ضرور لگاؤ گے اور پھر سامان بھی خریدو گے کہ آج سستا ہے لے لوں کل مہنگا ملے گا ، دنیا کہ اس سفر سے ذرا اوپر اٹھ کر سوچو اور اپنے رب کی مغفرت کا سفر اختیار کرو جس کی شرط توبہ ہے ، دنیا کے سامان سے الماریاں بھرنے کے بجائے فرشتوں کی دعاؤں سے اپنا دامن بھرو کہ جس کی شرط توبہ ہے۔

لوٹ آؤ ، پلٹ آؤ کہ فرشتوں کی دعا تو منتظر ہے آج لے لو کل نہیں ملے گی دنیا کا سامان تو کل مہنگا بھی مل جائے گا لیکن یہ دعا کل کسی قیمت میں نہیں ملے گی ۔ (الحاقہ)

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِشِمَالِہٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَہْ O وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَہْ O یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَۃَ O مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَہْ O هَلَکَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَہْ O (الحاقۃ : 25سے29)

" اور جسے اس کی کتاب بائیں ہاتھ میں دی جائے گی ، تو وہ کہے گا کاش مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی اورمیں جانتا ہی نہ کہ میرا حساب کیا ہے ؟ کاش ! موت میرا کام تمام کر دیتی ۔ میرا مال بھی میرے کسی کام نہ آیا ۔ میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا "

2 ۔ آدم و حوا علیہ السلام کی دعا

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ O (الاعراف : 23)

’’ اے ہمارے رب ! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ، اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا ،
اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو یقیناً ہم نقصان پانے والوں میں سے ہوجائیں گے ‘‘

❁ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے آدم و حوا کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّه، هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ O (البقرۃ : 37)

’’ پس مہربان ہوا ان پر بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے ‘‘

❁ کیا سیکھا ؟

1۔ اللہ کی محبت :

اللہ ہم سے محبت کرتا ہے نہیں چاہتا کہ ہمارا نقصان ہو اللہ کی ہم سے محبت کی دلیل اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گی کہ غلطی انسان نے کی اور توبہ کے کلمات خود اللہ سکھا بھی رہا ہے اور قبول بھی کر رہاہے فرمایا :

فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ (البقرۃ : 37)

’’ آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لئے ‘‘

2۔ احساس ندامت :

توبہ کی قبولیت کے لئے احساس ندامت شرط ہے ۔جس طرح گاڑی چلانے کے دوران اگر red light سگنل کا دھیان نہ رہے تو ایسا بھاری فائن لگتا ہے کہ اگلی بار جب گاڑی چلاتے ہیں تو خود بخود گاڑی سگنل پر آ کر نہ صرف یہ کہ رک جاتی ہے بلکہ yellow light کا بھی خوب دھیان رہتا ہے اسی طرح زندگی میں جہاں غلطی ہو جائے لازم ہے کہ فوراً دل کا الارم بجے خود کے اوپر ایک بوجھ محسوس ہو اور پھر اس بوجھ کو اتارنے کی فکر میں انسان رب کی جانب رجوع کرے ۔ استغفار کرے خوب خوب صدقہ کرے ۔

3۔ آؤ رحمت کی طرف :

ﷻ مایوسی ، ناامیدی اور گناہوں کے دلدل میں ڈوبے اپنے بندوں کو رحمت کی طرف یوں بلاتا ہے :

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ O (الشوریٰ :25)

’’ وہی ہے جو اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو وہ سب جانتا ہے ‘‘

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کی سواری مع کھانے پینے کے سامان کے صحرا و بیابان میں گم ہو جائے اور وہ ناامید ہوکر کسی درخت کے نیچے لیٹ جائے کہ اچانک اسے اپنی سواری مل جائے اور فرط مسرت میں اس کے منہ سے نکل جائے اے اللہ ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب یعنی شدّت فرح میں غلطی کر جائے ۔ (صحیح مسلم : کتاب التوبہ)

ﷻ کا فرمان ہے :

اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ O (التوبة : 104)

’’ کیا ان کو یہ خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے ،اور وہی صدقات کو قبول کرتاہے اور بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے و الا اور رحمت کرنے والا ہے ‘‘

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

مومن کو اپنے گناہوں سے ڈر لگتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور اسے اندیشہ ہو کہ یہ پہاڑ مجھ پر نہ گر پڑے اور اس کے برعکس بدکار آ دمی اپنے گناہ کو اتنا ہلکا سمجھتا ہے جیسے ناک پر مکھی بیٹھی ہوں اور اس نے ایسا کر کے اڑا دیا ۔ (صحیح البخاری : کتاب الدعوات)

3 ۔ نوح علیہ السلام کی دعائیں

1۔ کافروں سے نجات کے لئے :

1. رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ بِمَا کَذَّبُوۡنِ O (المؤمنون : 39)

'' اے میرے رب ! ان کے جھٹلانے پر تو میری مدد کر ''

2. فَدَعَا رَبَّہٗۤ اَنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ O (القمر : 10)

'' پس اس نے اپنے رب سے دعا کی میں بے بس ہوں تو میری مدد کر ''

3. رَّبِّ لَا تَذَرۡ عَلَی الۡاَرۡضِ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ دَیَّارًا O اِنَّکَ اِنۡ تَذَرۡہُمۡ یُضِلُّوۡا عِبَادَکَ وَلَا یَلِدُوۡۤا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا O رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیَ مُؤۡمِنًا وَّ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا تَبَارًا O (نوح : 26، 27 ، 28)

'' اے میرے پالنے والے ! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے والا نہ چھوڑ اگر تو انھیں چھوڑ دے گا تو یقیناً یہ تیرے بندو کو گمراہ کر دیں گے اور یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں کو ہی جنم دیں گے ۔ اے میرے رب ! تو مجھے اور میرے والدین کو اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا ۔

4. رَبِّ اِنَّ قَوۡمِیۡ کَذَّبُوۡنِ O فَافۡتَحۡ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَہُمۡ فَتۡحًا وَّ نَجِّنِیۡ وَ مَنۡ مَّعِیَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ O (الشعراء : 117، 118)

'' اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلادیا پس تو مجھ میں اور ان میں قطعی فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے باایمان ساتھیوں کو نجات دے ۔

✲ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے نوحؑ کو کشتی بنانے کا حکم یوں دیتا ہے :

فَاَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡہِ اَنِ اصۡنَعِ الۡفُلۡکَ بِاَعۡیُنِنَا وَوَحۡیِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا وَفَارَ التَّنُّوۡرُ فَاسۡلُکۡ فِیۡہَا مِنۡ کُلٍّ زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ وَ اَہۡلَکَ اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَیۡہِ الۡقَوۡلُ

مِنۡهُمۡ وَلَا تُخَاطِبۡنِىۡ فِى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا اِنَّهُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ O (المؤمنون : 27)

" ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ توں ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا جب ہمارا حکم آجائے اور تنور ابل پڑے تو تو ہر قسم کا ایک ایک جوڑا اس میں رکھ لے اور اپنے اہل کو بھی مگر ان میں سے جس کی بابت ہماری بات پہلے گزر چکی "

2۔ کشتی میں سوار ہونے کے بعد :

1. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ نَجّٰنَا مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ O وَقُلۡ رَّبِّ اَنۡزِلۡنِىۡ مُنۡزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنۡتَ خَيۡرُ الۡمُنۡزِلِيۡنَ O (المؤ منون : 28، 27)

" سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات دی اور کہنا کہ اے میرے رب ! مجھے بابرکت اتارنا اتار اور تو ہی بہتر ہے اتارنے والوں میں "

2. بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖهَا وَ مُرۡسٰهَا اِنَّ رَبِّىۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ O (ھود : 41)

" اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بے شک میرا رب بڑی بخشش اور بڑے رحم والا ہے "

۞ فَاِنِّىۡ قَرِيۡبٌ :

نوح علیہ السلام نے سواری پر سوار ہونے سے پہلے اللہ کا نام لیا وہ کشتی نوح علیہ السلام نہیں اللہ چلا رہا تھا جو بہت قریب ہے :

فَفَتَحۡنَاۤ اَبۡوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنۡهَمِرٍ O وَّفَجَّرۡنَا الۡاَرۡضَ عُيُوۡنًا فَالۡتَقَى الۡمَآءُ عَلٰٓى اَمۡرٍ قَدۡ قُدِرَ O وَحَمَلۡنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلۡوَاحٍ وَّدُسُرٍ O تَجۡرِىۡ بِاَعۡيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنۡ كَانَ كُفِرَ O وَلَقَدۡ تَّرَكۡنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ O (القمر : 11، 12، 13، 14، 15)

" پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کی بارش سے کھول دیا ۔اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام پر جو مقدر کیا گیا تھا پانی خوب جمع ہو گیا اور ہم نے اسے تختوں والی اور کیلوں پر سوار کر لیا جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی ۔ بدلہ اس کی طرف سے جس کا کفر کیا گیا "

3 ۔ بیٹے کے لئے سوال :

رَبِّ اِنَّ ابۡنِىۡ مِنۡ اَهۡلِىۡ وَ اِنَّ وَعۡدَكَ الۡحَقُّ وَ اَنۡتَ اَحۡكَمُ الۡحٰكِمِيۡنَ O (ھود : 45)

" اے میرے رب ! میرا بیٹا تو میرے گھروالوں میں سے ہے بے شک تیرا وعدہ بالکل سچا ہے اور تو تمام حاکموں سے بہتر حاکم ہے "

❁ **فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :**

اللہ جو بہت قریب ہے جواب دیتا ہے :

یٰنُوْحُ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنِّیْ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ O (ھود : 46)

’’ اے نوح یقیناً وہ تیرے گھرانے سے نہیں ہے اس کے کام بالکل ہی ناشائستہ ہیں تجھے ہرگز وہ چیز نہ مانگنی چاہیے جس کا تجھے علم نہ ہو میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں اپنا شمار کرانے سے بعض رہے ‘‘

4 ۔ **توبہ و استغفار :**

رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ وَّاِلَّا تَغْفِرْلِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ O (ھود : 47)

’’ اے میرے رب ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم ہی نہ ہو اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور تو مجھ پر رحم نہ فرمائے گا تو میں خسارہ پانے والوں میں ہوجاؤں گا ‘‘

❁ **فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :**

اللہ جو بہت قریب ہے کرب عظیم سے نجات سے نجات یوں دیتا ہے :

1۔ **فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ فَنَجَّیْنٰہُ وَاَھْلَہٗ مِنَ الْکَرْبِ الْعَظِیْمِ O وَنَصَرْنٰہُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰھُمْ اَجْمَعِیْنَ O** (الانبیاء : 76، 77)

’’ ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑے کرب سے نجات دی اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلا رہے تھے ان کے مقابلے میں ہم نے اس کی مدد کی یقیناً وہ برے لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو ڈبو دیا ‘‘

2 ۔ **فَاَنْجَیْنٰہُ وَمَنْ مَّعَہٗ فِی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ O** (الشعراء : 119)

’’ پس ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں (سوار کراکر)نجات دی ‘‘

3 ۔ **فَاَنْجَیْنٰہُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَۃِ وَجَعَلْنٰھَآ اٰیَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ O** (العنکبوت : 15)

’’ پس ہم نے انہیں اور کشتی والوں کو نجات دی اور اس واقعے کوہم نے تمام جہاں والوں کے لئے عبرت کا نشان بنا دیا ‘‘

4۔ وَلَقَدْ نَادٰنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ O وَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ O (الصّٰفّٰت : 76،75)

''اور البتہ ہمیں نوحؑ نے پکارا تو دیکھ لو ہم کیسے اچھے ہیں دعا قبول کرنے والے ۔اور ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو زبردست مصیبت سے بچا لیا ''

5۔ جودی پہاڑ :

وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَ يٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَ غِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ O (ھود : 44)

'' فرمادیا گیا اے زمین ! اپنے پانی کو نگل جا اور اے آسمان بس کر تھم جا اسی وقت سکھا دیا گیا اور کام پورا کر دیا گیا اور کشتی جودی پر جا لگی اور فرما دیا گیا ظالم لوگوں پر لعنت ہو ''

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَ عَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ (ھود :48)

'' فرما دیا گیا اے نوح ! ہماری جانب سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اتر جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کی بہت سی جماعتوں پر ''

کچھ جودی کے بارے میں :

نوحؑ کی کشتی کوہ جودی پر اتری تھی کہا جاتا ہے کہ اس برف پوش چوٹی پر نوحؑ کی کشتی آج بھی موجود ہے ماہرین کی جدید تحقیق یہ ہے کہ جودی مشرقی ترکی میں اس مقام پر ہے جہاں ترکی ، آرمینیا اور ایران کی سرحدیں ملتی ہیں ۔ (اطلس القرآن ، مقامات ، اقوام ، شخصیات کا تذکرہ)

۞ : کیا سیکھا ؟

1۔ **صرف اللہ کو پکارنا:**

مانگنا صرف اور صرف اللہ ہی سے ہے ۔جو سنتا ہے پکار کو جواب دیتا ہے پکارنے والے کی پکار کا ۔

2۔ **انبیاء کے وارث :**

غور کیجئے ! نوح کے بیٹے کو باپ کی دعا نہ بچا سکی کیوں ؟ جواب میں اللہ نے فرمایا اس کے عمل غیر صالح تھے معلوم ہوا کہ انبیاء کے اصل وارث اہل علم ہیں وہ لوگ کہ رشد و ہدایت جن کا مقدر ہو وہ لوگ جو مضبوط کڑے کو تھام لیں وہ کڑا جس کو ٹوٹنا نہیں:

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا (البقرۃ :256)

'' پس جو کوئی کفر کرے طاغوت کا اور ایمان لائے اللہ پر اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے ''

3۔ توبہ و استغفار :

توبہ و استغفار انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے اور برکتوں کی چابی ہے گناہوں اور کوتاہیوں کے زنگ آلود تالے کے لئے اللہ نے استغفار کی چابی عطا فرمائی ہے اس چابی کو تالے میں ڈالو کہ برکتیں تو منتظر ہیں نوح علیہ السلام قوم کو استغفار کی برکت کی جانب یوں بلاتے ہیں :

فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا O یُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا O
وَّیُمۡدِدۡکُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ جَنّٰتٍ وَّ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ اَنۡہٰرًاO (نوح: 10،11،12)

’’ تو میں نے کہا کہ اپنے رب سے استغفار کرو وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے ۔ وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا ۔ اور مال اور اولاد سے تمہیں مدد دے گا۔ اور تمہارے لیے باغات بنا دے گا اور تمہارے لئے نہریں بنادے گا ‘‘

4 ۔ اللہ کی نگرانی :

جب بندہ اللہ سے مانگتا ہے تو اللہ کی نگرانی میں آجاتا ہے ، جیسے یہاں فرمایا :

اَنِ اصۡنَعِ الۡفُلۡکَ بِاَعۡیُنِنَا (المؤمنون : 27)

’’ ہماری آنکھوں کے سامنے ایک کشتی بنا ‘‘

اسی طرح فرمایا :

تَجۡرِیۡ بِاَعۡیُنِنَا (القمر : 14)

’’ چل رہی تھی ہماری آنکھوں کے سامنے ‘‘

اللہ خود کشتی بنانا سکھارہا ہے اور نوحؑ سیکھ رہے ہیں اس کے بعد اپنی نگرانی میں کشتی کو چلا بھی رہا ہے لہذا لازم ہے کہ اپنے کاموں کو اللہ کے سپرد کر دو ، ساری ناامیدی کو امید میں بدل دو تو اللہ وہاں سے راستہ سجھائے گا جہاں سے گمان بھی نہ ہوگا ۔

5۔ سواری کے آداب :

اللہ نے جب کشتی پر سوار کرایا تو ساتھ میں سواری کے آداب بھی سکھائے اور سفر کا آغاز **الحمدللّٰہ** (المؤمنون :27) سے کیا گیا معلوم ہوا سواری کے آداب میں سب سے پہلا ادب ہی اللہ کی حمد ہے ۔

نوحؑ نے کشتی کے چلنے پر سفر کا آغاز **بسم اللّٰہ** (ھود : 41) سے کیا۔ معلوم ہوا سفر کی ابتداء اللہ کے نام سے کرنا **انبیاء** علیہم السلام کی سنت ہے ۔

4 ۔ نوح علیہ السلام کے بعد کا زمانہ

نوح علیہ السلام کے بعد قوم عاد ہود علیہ السلام کی قوم اور قوم ثمود صالح علیہ السلام کی قوم کے زمانے کا ذکر ملتا ہے اس کے علاوہ اللہ نے اور بھی بہت سے رسول بھیجے ۔

ثُمَّ اَنۡشَاۡنَا مِنۡ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِيۡنَ O (المؤمنون : 31 اور 42)

’’ پھر ہم نے ان کے بعد دوسری نسل کو پیدا کیا ‘‘

قرآن میں 25 انبیاء علیہ السلام کا ذکر ملتا ہے۔

1 **آدم** علیہ السلام	2 **ادریس** علیہ السلام	3 **نوح** علیہ السلام
4 **ھود** علیہ السلام	5 **صالح** علیہ السلام	6 **ابراھیم** علیہ السلام
7 **لوط** علیہ السلام	8 **اسماعیل** علیہ السلام	9 **اسحاق** علیہ السلام
10 **یعقوب** علیہ السلام	11 **یوسف** علیہ السلام	12 **ایوب** علیہ السلام
13 **ذو الکفل** علیہ السلام	14 **شعیب** علیہ السلام	15 **موسیٰ** علیہ السلام
16 **ھارون** علیہ السلام	17 **داؤد** علیہ السلام	18 **سلیمان** علیہ السلام
19 **الیاس** علیہ السلام	20 **الیسع** علیہ السلام	21 **یونس** علیہ السلام
22 **زکریا** علیہ السلام	23 **یحییٰ** علیہ السلام	24 **عیسیٰ** علیہ السلام
	25 **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم	

ان رسولوں میں سے جن کا نام اللہ نے ذکر نہیں کیا لیکن ایک رسول کی دعا ملتی ہے :

رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ بِمَا كَذَّبُوۡنِ O (المؤمنون : 39)

’’ اے میرے رب ! ان لوگوں نے جو مجھے جھٹلایا ہے اس پر تو میری مدد کر ‘‘

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے اپنے نبی علیہ السلام کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ O فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً (المؤمنون :40،41)

’’ فرمایا تھوڑے ہی عرصے بعد یہ پچھتانے لگیں گے ۔ پس پکڑ لیا ان کو ایک چیخ نے ساتھ حق کے پس ہم نے انہیں کوڑا کرکٹ بنا کے رکھ دیا ‘‘

❁ کیا سیکھا ؟

مدد صرف اور صرف اللہ کرتا ہے اسی واحد قہار کو پکارنا ہے ۔

5۔ هود ؑ کی دعا

1 ۔ اِنِّیۡ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیۡ وَ رَبِّکُمۡ مَا مِنۡ دَآبَّۃٍ اِلَّا ہُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِہَا
اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ O (ھود : 56)

'' میرا بھروسہ صرف اللہ پر ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے ، جتنے بھی جاندار ہیں سب کی پیشانی وہی تھامے ہوئے ہے بے شک میرا رب بالکل صحیح راہ پر ہے ''

2۔ اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ حَفِیۡظٌ O (ھود : 57)

'' بے شک میرا رب ! ہر چیز پر نگہبان ہے ''

۞ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے ہود ؑ کو اپنی نگرانی میں لے کر عذاب سے نجات یوں دیتا ہے :

وَ لَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّیۡنَا ہُوۡدًا وَّالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ بِرَحۡمَۃٍ مِّنَّا وَ نَجَّیۡنٰہُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِیۡظٍ O (ھود : 58)

'' اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے ہود کو اور اس کے مسلمان ساتھیوں کو اپنی خاص رحمت سے نجات عطا فرمائی اور ہم نے ان سب کو سخت عذاب سے بچا لیا ''

۞ کیا سیکھا ؟

بھروسہ صرف اللہ پر:

مخالف سے الجھنے کے بجائے خود کواپنے اللہ کے سپرد کر دو اور اللہ پر پورے یقین کے ساتھ بھروسہ کرو تو پھر اللہ تم کو اپنی رحمت میں لے لے گا جیسے ہود ؑ نے اللہ پر بھروسہ کیا نہ کوئی بحث نہ کوئی بددعا بلکہ خود کو اللہ کی نگرانی میں دے دیا تو پھر اللہ کافی ہوگیا ۔

6۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں

1 ۔ بھروسہ صرف اللہ پر :

رَبَّنَا عَلَيۡکَ تَوَکَّلۡنَا وَ اِلَيۡکَ اَنَبۡنَا وَ اِلَيۡکَ الۡمَصِيۡرُ O رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلَّذِيۡنَ کَفَرُوۡا وَ اغۡفِرۡلَنَا رَبَّنَا اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَکِيۡمُ O (الممتحنہ : 5،4)

”اے ہمارے رب ! تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اے ہمارے رب تو ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا اور اے ہمارے رب ! ہمیں بخش دے ، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے “

❁ فَاِنِّیۡ قَرِيۡبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے اپنے خلیل علیہ السلام کو آزمائش سے یوں نجات دیتا ہے ۔

قُلۡنَا يٰنَارُ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰهِيۡمَ O (الانبیآء:69)

” ہم نے فرما دیا ! اے آگ تو ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم کے لئے سلامتی بن جا “

فَاَنۡجٰهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ (العنکوبت : 24)

”پس اس کو اللہ نے آگ سے نجات دی “

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابراہیمؑ نے **حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل** (ہمیں اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے) اس وقت کہا جب انھیں آگ میں ڈالا گیا ۔ (صحیح البخاری : کتاب التفسیر ، آل عمران)

2 ۔ قوتِ فیصلہ :

رَبِّ هَبۡ لِیۡ حُکۡمًا وَّ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِيۡنَ O وَاجۡعَلۡ لِّیۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِی الۡاٰخِرِيۡنَ O وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنۡ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيۡمِ O وَاغۡفِرۡ لِاَبِیۡۤ اِنَّهٗ کَانَ مِنَ الضَّآلِّيۡنَ O وَلَا تُخۡزِنِیۡ يَوۡمَ يُبۡعَثُوۡنَ O (الشعراء: 83 سے87)

”اے میرے رب ! مجھے قوت فیصلہ عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملادے اور میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا دے اور میرے باپ کو بخش دے یقیناً وہ گمراہوں میں سے تھا اور مجھے رسوا نہ کر جس دن لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے “

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے ابراہیم علیہ السلام کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے ۔

1 ۔ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ (الممتحنہ:4)

’’ تمہارے لئے ابراہیمؑ میں اوران لوگوں میں جو اس کے ساتھ ہیں بہترین نمونہ ہے ‘‘

2۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ (الممتحنہ : 6)

’’ یقیناً تمہارے لئے ان میں اچھا نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو ‘‘

3۔ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (البقرۃ : 124)

" فرمایا بے شک میں تجھے لوگوں کا امام بنانے والا ہوں ‘‘

4۔ وَّاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى (البقرۃ : 125)

’’ تم مقام ابراہیمؑ کو جائے نماز مقرر کر لو ‘‘

5۔ وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ O (البقرۃ :130)

" اور البتہ ہم نے اس کو دنیا میں چن لیا اور بے شک وہ آخرت میں البتہ صالحین میں سے ہے ‘‘

3۔ نیک بخت اولاد مانگنا :

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ O (الصّٰفٰت : 100)

’’ اے میرے رب ! مجھے نیک اولاد عطا فرما‘‘

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ بہت قریب ہے ، ابراہیمؑ کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ O(الصّٰفٰت : 101)

’’ پس ہم نے اسے ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی ‘‘

4۔ ہاجرہ علیہا السلام اور اسماعیل علیہ السلام کو چھوڑتے وقت :

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ O رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ O رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ

الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ O رَبَّنَا اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ O اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ O رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ O رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوٰلِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ O (ابراهیم : 35 ـ 41)

'' اے میرے رب ! اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا ۔ اے میرے رب! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے پس جو میری پیروی کرے وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو بے شک تو بہت معاف اور کرم کرنے والا ہے ۔ اے میرے رب ! میں نے اپنی اولاد اس بے کھتی کے جنگل میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے ۔اے ہمارے رب ! یہ اس لئے کہ وہ نماز قائم کریں ۔ پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے اور انھیں پھلوں کا رزق عطا فرما تاکہ یہ شکر گزاری کریں ۔اے ہمارے رب تو خوب جانتا ہے جو ہم چھپائیں اور جو ظاہر کریں زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ پر پوشیدہ نہیں اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق عطا فرمائے ۔ کچھ شک نہیں کہ میرا رب دعاؤں کا سننے والا ہے ۔ اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی ، اے میرے رب میری دعا قبول فرما ۔ اے ہمارے رب ! مجھے اور میرے والدین کو اور دیگر مومنوں بخش دینا جس دن حساب قائم ہوگا ''

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے ، ابراہیمؑ کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

1۔ وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا وَّ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی (البقرۃ : 125)

'' اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے ثواب اور امن کی جگہ بنایا اور تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کر لو '' (البقرۃ : 125)

2 ۔ فِیْهِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا وَ لِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا (ال عمران : 97)

'' جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں ، مقام ابراہیم ہے اس میں جو آجائے امن والا ہوجاتا ہے اللہ

نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے ''

ابراہیمؑ نے بے کھیتی کے جنگل میں اللہ کے حکم سے اپنی اولاد کو چھوڑا تو اللہ نے بھی اس بے کھیتی کے جنگل میں پانی کا ایسا چشمہ بہایا جو آج بھی ابراہیمؑ کی دعا کی قبولیت کی دلیل ہے ۔ حاجی جب حرم کا سفر اختیار کرتا ہے تو اس وقت کی خوشی اور جب واپس پلٹ رہا ہوتا ہے اس وقت اپنا دل حرم میں چھوڑ کر پلٹ رہا ہوتا ہے ہر حاجی کا شادمان ہوناہے اور مکہ میں دنیا کے ہر پھل کا پہنچ جانا ابراہیمؑ کی دعا ہی کی برکت ہے ۔

5۔ مکّہ کے لئے :

رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارۡزُقۡ اَهۡلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ اٰمَنَ مِنۡهُمۡ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ (البقرۃ : 126)

'' اے میرے رب ! تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں پھلوں کی رزق دے ''

❁: فَاِنِّیۡ قَرِيۡبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے ابراہیمؑ کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

قَالَ وَمَنۡ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيۡلًا ثُمَّ اَضۡطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ O (البقرۃ : 126)

'' فرمایا جو کوئی کفر کرے گا میں فائدہ دوں گا اس کو تھوڑا پھر اس کو آگ کے عذاب کی طرف کھینچوں گا اور کتنا برا ہے ٹھکانہ ''

6۔ کعبہ کی دیوار اٹھاتے وقت :

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ O رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ O رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ O (البقرۃ : 127، 128، 129)

'' اے ہمارے رب ! تو ہم سے قبول فرما تو ہی سننے والا جاننے والا ہے ، اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمابردار بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول کر بے شک تو توبہ قبول کرنے و الا رحم کرنے و الا ہے ۔اے ہمارے رب ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیات پڑھے انہیں کتاب و

حکمت سکھائے انہیں پاک کرے بے شک تو غلبہ اور حکمت والا ہے ''

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ بہت قریب ہے ، ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

1۔ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلاً مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ O (البقرة : 151)

'' جس طرح ہم نے تم میں تمہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت اور وہ چیزیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے ''

2۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ O (ال عمران : 164)

'' البتہ تحقیق احسان کیا اللہ نے مومنوں پر جب ان میں انہی میں سے رسول بھیجا ، وہ ان پر اس کی آیات پڑھتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بے شک وہ اس سے قبل البتہ کھلی گمراہی میں تھے ''

3 ۔ هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (الجمعه : 2)

'' وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انھیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے ''

❁ کیا سیکھا ؟

1 ۔ یقین :

ابراہیمؑ کی دعائیں اور ان تمام دعاؤں کی قبولیت دعا میں یقین سکھاتی ہیں کہ جس رب سے مانگ رہے ہیں وہ سنتا ہے کوئی دعا ایسی نہیں جو رب نے نہ سنی ہو :

اِنَّ رَبِّىْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِO (ابراهيم : 39)

لہذا اپنی حاجات اس کو سنائیں جو سنتا ہے اور جواب بھی دیتا ہے :

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَـهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَـآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ O (الاحقاف : 5)

'' اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا ؟ جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اسکی دعا قبول نہ کر سکیں بلکہ وہ ان کے پکارنے سے بھی بے خبر ہیں۔ ''

2۔ وسعت نظری :

دعا میں وسعت نظری کو اپنانا ، صرف اپنی ذات نہیں بلکہ بلکہ والدین کے لئے مانگیں ، اولاد کے کے لئے مانگیں ، اولاد کی اولاد کے لئے مانگیں جیسے ابراہیمؑ نے مانگا تو جواب میں اللہ نے نبوت ابراہیمؑ کی دونوں اولادوں میں رکھ دی ۔ اسحاقؑ سے شروع کریں تو وہاں آپ کو کریم ابن کریم ابن کریم (یوسفؑ)ملیں گے ۔یعنی مسلسل پشت در پشت انبیاء کا سلسلہ چلتا ہے۔ اور آخری نبیﷺ اسماعیلؑ کی اولاد سے ہیں ۔

3۔ ذکر خیر :

اپنی دعا میں تمام مومنین کا ذکر خیر کرو کیونکہ مومن جب کسی کے لئے دعا کرتا ہے تو وہ دعا پہلے خود اس کے حق میں قبول ہوتی ہے اور یہی اعلی اخلاق ہے ۔

ابو درد اءؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دعاء کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے تیرے لئے بھی اس کی مثل ہو۔

(صحیح مسلم : کتاب الذکر و دعاء)

ابراہیمؑ نے صرف اپنی اولاد اور نسل کے لئے نہیں مانگا بلکہ قیامت تک کے سارے مومنین کو اپنی دعا کا حصّہ بنایا جواب میں اللہ نے تمام مومنین کی نماز میں ابراہیمؑ کے لئے دعا لکھ دی جو درود ہم نماز میں پڑھتے ہیں اس کا نام ہی درود ابراہیمیؑ ہے ۔

آج کوئی گھڑی ایسی نہیں کہ مقام ابراہیمؑ پر نماز ادا نہ کی جاتی ہو اور حاجی ابراہیمؑ کے قدموں کی زیارت نہ کرتا ہو یہ ابراہیمؑ کا ذکر خیر ہے جو اللہ نے ایسے باقی رکھا کہ آج مسلمانوں کی نماز قبول ہی نہیں جب تک کہ نماز میں درود ابراہیمیؑ نہ پڑھا جائے دنیا میں ہر وقت کسی نہ کسی جگہ فرض نماز کا وقت ہے اور نمازی درود ابراہیمی پڑھ رہا ہے۔

7۔ لوط علیہ السلام کی دعائیں

1۔ رَبِّ نَجِّنِیۡ وَ اَهۡلِیۡ مِمَّا یَعۡمَلُوۡنَ O (الشعراء:169)

" اے میرے رب ! مجھے اور میرے گھر والوں کو نجات دے اس سے جو یہ عمل کرتے ہیں "

2۔ رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ عَلَی الۡقَوۡمِ الۡمُفۡسِدِیۡنَ O (العنکبوت:30)

" اے میرے رب ! میری مفسد کی قوم کے مقابلے پر مدد فرما "

فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے لوط علیہ السلام کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

1۔ فَنَجَّیۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗۤ اَجۡمَعِیۡنَ O (الشعراء: 170)

" پس ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں سب کو نجات دی "

2۔ وَّ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ وَلَا تَحۡزَنۡ اِنَّا مُنَجُّوۡکَ وَاَهۡلَکَ اِلَّا امۡرَاَتَکَ کَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِیۡنَ O (العنکبوت : 33)

" اور (قاصدوں نے) کہا آپؑ خوف نہ کھائیں اور نہ غمگین ہوں بے شک ہم آپؑ کو اور آپؑ کے گھر والوں کو بچا لیں گے سوائے آپؑ کی بیوی کہ وہ باقی رہ جانے والوں میں سے ہوگی "

3۔ اِذۡ نَجَّیۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗۤ اَجۡمَعِیۡنَ O (الصّٰفّٰت: 13

" جب ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو سب کو نجات دی "

4۔ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا عَلَیۡهِمۡ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوۡطٍ نَّجَّیۡنٰهُمۡ بِسَحَرٍ O (القمر: 34)

" بے شک ہم نے ان پر پتھروں کی بارش بھیجی، سوائے لوط کے گھر والے کے سحر کے وقت ہم نے ان کو نجات دی "

۞ کیا سیکھا ؟

1۔ اچھا ماحول :

جہاں ماحول خراب ہو ، جہاں حالات موافق نہ ہوں ، جہاں اللہ کے حکم کی تعمیل نہ کی جاتی ہو وہاں سے نجات کے لئے دعا مانگنی چاہیے تاکہ دنیا میں اچھا ماحول ملے ، اچھے لوگ ملیں ایمان سلامت رہے تو پھر آخرت میں بھی درجات بلند ہوں ۔

8۔ یعقوب علیہ السلام کی دعا

1۔ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ O (یوسف : 18)

'' تمہاری بنائی ہوئی باتوں پر اللہ ہی مدد گار ہے ''

2۔ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّىْ وَ حُزْنِىْ اِلَى اللّٰهِ (یوسف : 86)

'' میں تو اپنی پریشانی اور رنج کی فریاد اللہ ہی سے کر تا ہوں ''

❁ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ :

یعقوب علیہ السلام رنج و غم کی فریاد اللہ سے کرتے ہیں اور ان کا رنج اسقدر گہرا ہے کہ ان کی آنکھیں سفید ہوگئیں **وَ ابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ** O(یوسف : 84)

'' ان کی آنکھیں غم کی وجہ سے سفید ہو چکی تھیں تو وہ غم کو دبائے ہوئے تھے ''

اللہ جو بہت قریب ہے جب یعقوب علیہ السلام کا غم دور کرتا ہے تو صرف باپ اور بیٹے کی ملاقات ہی نہیں کراتا بلکہ یعقوب علیہ السلام کو پہلے بینائی عطا کرتا ہے اس کے بعد ملاقات ہوتی ہے تاکہ اپنے کریم ابن کریم ابن کریم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور قیامت تک قرآن پڑھنے والے یہ جان لیں کہ اللہ ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ تو صرف عطا کرتا ہے:

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا (یوسف : 96)

'' تو جب خوشخبری دینے والا آیا، اس نے ان کے چہرے پر وہ (کرتا) ڈالا تو نگاہ لوٹ آئی ''

❁ کیا سیکھا ؟

فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ (یوسف : 18)

یعقوب علیہ السلام کی ساری زندگی قرآن کے قاری کو صبر کا درس دیتی ہے اورہر صبر کے بعد ہی رحمت برستی ہے :

وَهُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَ يَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ (الشوریٰ : 28)

'' اور وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہوجانے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے ''

9۔ یوسف ؑ کی دعائیں

1۔ قید خانے کی دعا :

رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدۡعُوۡنَنِیۡۤ اِلَیۡہِ ۚ وَاِلَّا تَصۡرِفۡ عَنِّیۡ کَیۡدَہُنَّ اَصۡبُ اِلَیۡہِنَّ وَاَکُنۡ مِّنَ الۡجٰہِلِیۡنَ ۝ (یوسف: 33)

"اے میرے رب ! جس بات کی طرف یہ(عورتیں) مجھے بلارہی ہیں اس سے تو مجھے جیل خانہ بہت پسند ہے اگر تو نے ان کا فریب مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤ گا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا "

❁ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے یوسف ؑ کو فتنے سے یوں بچاتا ہے :

فَاسۡتَجَابَ لَہٗ رَبُّہٗ فَصَرَفَ عَنۡہُ کَیۡدَہُنَّ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۝

ثُمَّ بَدَا لَہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا رَاَوُا الۡاٰیٰتِ لَیَسۡجُنُنَّہٗ حَتّٰی حِیۡنٍ ۝ (یوسف : 34 ، 35)

" اس کے رب نے اس کی دعا قبول کر لی اور ان عورتوں کے داؤ پیچ اس سے پھیر دیئے یقیناً وہ سننے والا جاننے والا ہے پھر ان تمام نشانیوں کے دیکھ لینے کے بعد بھی انھیں یہی مصلحت معلوم ہوئی کہ یوسف کو کچھ مدت کے لئے قید خانہ میں رکھیں "

2۔ صالحین سے الحاق :

رَبِّ قَدۡ اٰتَیۡتَنِیۡ مِنَ الۡمُلۡکِ وَ عَلَّمۡتَنِیۡ مِنۡ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۟ اَنۡتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ۚ تَوَفَّنِیۡ مُسۡلِمًا وَّاَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ۝ (یوسف :101)

"اے میرے رب !بے شک تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھائی، اے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکو کاروں کے ساتھ ملا دے "

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

یوسف علیہ السلام نے الحاق کی دعا کی ، کس سے الحاق ؟ صالحین سے الحاق لہذا مالک فرماتا ہے :

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا O (النساء : 69)

'' اور جو بھی اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا ہے جیسے انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ بہترین رفیق ہیں ''

غور کیجئے ! یوسف علیہ السلام نےصالحین سے الحاق مانگا تھا جواب میں اللہ نے الحاق فرمایا جس کی گواہی یہ آیت ہے کہ بہترین رفیق میں جن چار شخصیتوں کا ذکر ہے ان میں نبی کے ساتھ صالحین کا بھی ذکر ہے جو یوسف علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کی دلیل ہے۔

❁ کیا سیکھا ؟

1۔ دعا کا سلیقہ :

دعا کا آغاز اللہ کی نعمتوں کے شکر سے کرنا ہے خاتمہ بالخیر کی دعا جیسے یوسف نے اپنے والد کی وصیت کے مطابق دعا مانگی : **فَلاَ تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ O** (البقرۃ : 132)

'' خبردار ! تم مسلمان ہی مرنا ''

نیک لوگوں کی رفاقت طلب کرنا چاہئے یہ اللہ کی ہم سے محبت ہی تو ہے کہ **سورۃ الفاتحہ** کو ہماری نماز کا حصہ بنا دیا اور ہم ہر رکعت میں **انعمت علیھم** پکارتے ہیں۔

2۔ مشکل میں آسانی :

قید خانہ واقعی ایک مشکل جگہ ہے لیکن جہاں فتنہ ہو اور اس سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہو تو پھر اسی تنگی میں اللہ آسانی پیدا فرماتا ہے جیسے یوسف علیہ السلام کے لئے قید خانہ ہی میں رحمت کی راہیں یوں کھلیں کہ جب عورتوں کے فتنے پر قید خانہ کو ترجیح دی تو اللہ نے قید خانہ میں تنہا نہیں رکھا ساتھ ساتھی بھی عطا کئے جن میں ایک قید خانے سے نکالنے کا سبب بنا اللہ کا فرمان ہے :

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا O اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا O (الانشراح : 5،6)

'' پس یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے ''

10۔ شعیب علیہ السلام کی دعا

وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ O (الاعراف : 89)

'' ہمارے رب کا علم ہر چیز پر محیط ہے ، ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ، اے ہمارے رب ! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے موافق فیصلہ کر دے اور تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے ''

فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ :

اللہ جو قریب ہے اپنے پیغمبر علیہ السلام کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

1۔ **فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ** O (الاعراف :91)

'' پس پکڑلیا ان کو زلزلے نے تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے ہوئے ہو گئے''

2۔ **وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ اَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوا فِىْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ** O (ہود : 94)

'' اور جب ہمارا حکم آپہنچا ہم نے شعیب علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ تمام مومنوں کو اپنی خاص رحمت سے نجات بخشی اور پکڑ لیا ظالموں کو چنگھاڑ نے پس اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے ہوئے ہوگئے ''

3۔ **فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ** (الشعراء: 189)

'' پس انھوں نے جھٹلایا تو انھیں سائبان والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا ''

4۔ **فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ** O (العنکبوت :37)

'' پس انھوں نے جھٹلایا پس ان کو زلزلے نے پکڑ لیا اور وہ گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے ''

11۔ موسیٰ علیہ السلام کی دعائیں

1۔ قبطی کے قتل کے بعد :

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ (القصص : 16)

" اے میرے رب ! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا تو مجھے معاف فرمادے "

❁ **فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :**

اللّٰہ جو اپنے بندے کی توبہ کا منتظر ہے موسیٰ علیہ السلام کی توبہ کو یوں قبول کرتا ہے :

فَغَفَرَلَہٗ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ O (القصص : 16)

" پس اس کو معاف کر دیا وہ معاف کرنے والا اور بہت مہربانی فرمانے والا ہے "

2۔ شہر چھوڑتے وقت :

رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ O (القصص : 21)

" اے میرے رب مجھے ظالموں کی قوم سے نجات دے "

❁ **فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :**

اللہ جو بہت قریب ہے موسیٰ علیہ السلام کو تنہا نہیں چھوڑتا موسیٰ علیہ السلام کا رخ مدین کی جانب موڑتا ہے ۔

وَلَمَّا تَوَجَّہَ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ (القصص : 22)

" اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوئے "

3۔ مدین پہنچ کر دعا :

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ O (القصص : 24)

" اے میرے رب ! تو جو بھلائی بھی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں "

❁ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے دعا سے فارغ ہونے کے فوراً بعد مدین میں موسٰیؑ کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰهُمَا تَمۡشِیۡ عَلَی اسۡتِحۡیَآءٍ (القصص:25)

'' اتنے میں ان دونوں میں سے ایک عورت ان کی طرف شرم و حیا سے چلتی ہوئی آئی ''

دعا یوں قبول ہوئی کہ مدین میں اللہ نے :

1۔ سب سے پہلے خوف دور کیا جیسا کہ لڑکیوں کے باپ نے تسلی دی ۔

قَالَ لَا تَخَفۡ نَجَوۡتَ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ O (القصص :25)

'' کہنے لگے اب نہ ڈر تونے ظالم قوم سے نجات پائی ''

2۔ نوکری دی لڑکی نے کہا : **یٰۤاَبَتِ اسۡتَاۡجِرۡهُ** (القصص : 26)

'' ابا جان ! آپ انھیں اجرت پر رکھ لیجئے ''

3۔ نکاح کا بندوبست کیا : **قَالَ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اُنۡكِحَكَ اِحۡدَی ابۡنَتَیَّ** (القصص : 27)

'' کہا میں اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک کو آپ کے نکاح میں دینا چاہتا ہوں ''

4 ۔ سینہ و دل کی کشادگی کے لئے :

رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ O وَیَسِّرۡلِیۡۤ اَمۡرِیۡ O

وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِیۡ O یَفۡقَهُوۡا قَوۡلِیۡ O (طٰہٰ: 28 27 26 25)

'' اے میرے رب ! میرا سینہ کھول دے ۔ اور میرے کام کو مجھ پر آسان کردے ۔
اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے تاکہ وہ (لوگ) میری بات سمجھ سکیں ''

❁ فَاِنِیّ قَرِیۡبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے موسٰیؑ کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

قَالَ قَدۡ اُوۡتِیۡتَ سُؤۡلَكَ یٰمُوۡسٰی (طٰہٰ : 36)

''فرمایا : بتحقیق جو کچھ تم نے مانگا اے موسٰی تجھے دیا جاتا ہے ۔ ''

5 ۔ بھائی کی نبوت کے لئے :

1 . وَجۡعَلۡ لِّیۡ وَزِیۡرًا مِّنۡ اَھۡلِیۡ O ھٰرُوۡنَ اَخِی O اشۡدُدۡ بِہٖۤ اَزۡرِیۡ O
وَ اَشۡرِکۡہُ فِیۡۤ اَمۡرِیۡ O کَیۡ نُسَبِّحَکَ کَثِیۡرًا O وَنَذۡکُرَکَ کَثِیۡرًا O
اِنَّکَ کُنۡتَ بِنَا بَصِیۡرًا O (طٰہٰ : 29، 30 ، 31، 32 ، 33 ، 34 ، 35)

" اور میرے لئے میرے خاندان میں سے ایک مددگار مقرر کردے ۔ ہارون کو جو میرا بھائی ہے۔
اس سے میری کمر مضبوط کر اور اسے میرے کام میں شریک کر دے تاکہ ہم تسبیح بیان
کریں اور خوب خوب تیرا ذکر کریں بلاشبہ تو ہمیں دیکھ رہا ہے "

2 . رَبِّ اِنِّیۡ قَتَلۡتُ مِنۡھُمۡ نَفۡسًا فَاَخَافُ اَنۡ یَّقۡتُلُوۡنِ O وَ اَخِیۡ ھٰرُوۡنُ ھُوَ
اَفۡصَحُ مِنِّیۡ لِسَانًا فَاَرۡسِلۡہُ مَعِیَ رِدۡاً یُّصَدِّقُنِیۡۤ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یُّکَذِّبُوۡنِ O (القصص : 34،33)

" اے میرے رب ! میں نے ان کا ایک آدمی قتل کر دیا تھا اب مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے
قتل کر ڈالیں اور میرا بھائی ہارون مجھ سے زیادہ فصیح زبان ہے تواسے بھی میرا مددگار بنا کر
میرے ساتھ بھیج دے کہ وہ مجھے سچا جانے مجھے توخوف ہے کہ وہ‌سب مجھے جھٹلا دیں گے "

3 . رَبِّ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یُّکَذِّبُوۡنِ O وَ یَضِیۡقُ صَدۡرِیۡ وَلَا یَنۡطَلِقُ لِسَانِیۡ فَاَرۡسِلۡ
اِلٰی ھٰرُوۡنَ O وَلَھُمۡ عَلَیَّ ذَنۡبٌ فَاَخَافُ اَنۡ یَّقۡتُلُوۡنِ O (الشعراء : 12،13، 14)

" اے میرے رب ! مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ مجھے جھٹلانہ دیں اور میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے
میری زبان چل نہیں رہی پس تو ہارون کی طرف بھی وحی بھیج اور ان کا مجھ پر ایک قصور بھی
ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے مار نہ ڈالیں "

❁ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے موسٰیؑ کی دعا (جو کائنات کی خوبصورت ترین دعا ہے کہ ایک بھائی اپنے
بھائی کی دعا سے نبی بنتا ہے)کا جواب یوں دیتاہے

1 . سَنَشُدُّ عَضُدَکَ بِاَخِیۡکَ (القصص : 35)

" ہم تیرے بھائی کے ساتھ تیرا بازو مضبوط کر دیں گے "

2۔ كَلَّا فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ (الشعراء : 15)

’’ ہر گز ایسا نہ ہو گا تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں سننے والے ہیں ‘‘

6۔ فرعون کے لئے بدعا :

1. رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ O (یونس :88)

’’ اے ہمارے رب ! تو نے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو سامان زیست اور مال دنیاوی زندگی میں دیئے اے ہمارے رب ! (اسی واسطے دیئے ہیں کہ) وہ تیری راہ سے گمراہ کریں اے ہمارے رب ! ان کے مالوں کو نیست ونابود کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کردے سو یہ ایمان نہ لانے پائیں یہاں تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں ‘‘

2 . اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ O (المؤمن : 27)

’’ میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس تکبر کرنے والے کی برائی سے جو روز حساب پر ایمان نہیں رکھتا ‘‘

❁ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے موسیٰ علیہ السلام کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

1. قَالَ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا (یونس : 89)

’’ فرمایا تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی ‘‘

2 . فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ O (زخرف : 55)

’’ پھر جب انھوں نے ہمیں غصّہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور سب کو ڈبو دیا ‘‘

7۔ کوہ طور پر جب ہوش آیا :

سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ O (اعراف : 143)

’’ پاک ہے تو میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والوں میں سے ہوں ‘‘

8۔ جب قوم نے بچھڑے کو معبود بنایا :

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِاَخِیْ وَ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ O (اعراف : 151)

" اے میرے رب! میری خطا معاف فرما دے اور میرے بھائی کی بھی اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے "

❁ **فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :**

اللہ اپنے نبی ؑ کو نہ صرف رحمت میں لیتا ہے بلکہ بچھڑا پوجنے والوں کو سزا یوں دیتا ہے :

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (الاعراف : 152)

" بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا ان پر بہت جلد ان کے رب کی طرف سے غضب اور ذلت اس دنیوی زندگی میں پڑے گی "

9 ۔ جاہلوں سے پناہ مانگنا :

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ O (البقرہ : 67)

" میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہوں "

(یہ دعا اس وقت مانگی جب قوم نے گائے ذبح کرنے کے معاملے میں بحث کرنا شروع کی)

10۔ اپنی قوم سے جدائی مانگنا :

رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ O (المائدہ : 25)

" اے میرے رب ! مجھے تو اپنے اور میرے بھائی کے کسی اور پر کوئی اختیار نہیں پس تو ہم میں اور ان نافرمانوں میں جدائی کر دے "

❁ **فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :**

اللہ جو بہت قریب ہے اپنے نبی ؑ کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً یَّتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ (المائدہ : 26)

" فرمایا اب زمین ان پر چالیس 40 سال تک حرام کر دی گئی یہ خانہ بدوش اِدھر اُدھر سرگرداں پھرتے رہیں گے "

❁ کیا سیکھا ؟

1۔ توبہ و استغفار :

فوراً لوٹ آنا،پلٹ آنا، اپنی غلطی کا اعتراف کرنا اور دوبارہ گناہ سے بچنے کا عزم کرناجیسے موسیٰ نے کیا اور کہا :

فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ (القصص : 16)

’’ پس میں اب ہر گز کسی مجرم کا مدد گار نہ بنوں گا ‘‘

2۔ ہر قدم پر دعا :

موسیٰ علیہ السلام نے زندگی کے ہر قدم پر دعا مانگی ۔ ہمیں بھی دعا سے بیزار نہیں ہونا۔ چھوٹی یا بڑی ہر بات کے لئے اللہ سے رجوع ، اللہ سے سوال ، اللہ سے باتیں کریں یقین رکھئے وہ سنتا بھی ہے اور قریب بھی ہے۔

اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ O (سبا : 50)

’’بے شک وہ بڑا ہی سننے والا اور بہت ہی قریب ہے ‘‘

11۔ فرعون کے دربار میں جادوگروں کی دعا

1۔ صبر کی دعا :

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ O (الاعراف : 126)

'' اے ہمارے رب! ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما اور حالت اسلام میں ہمیں فوت کر ''

2۔ جادوگری سے توبہ :

1۔ **اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغۡفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكۡرَهۡتَنَا عَلَيۡهِ مِنَ السِّحۡرِ وَاللّٰهُ خَيۡرٌ وَّ اَبۡقٰى** (طٰهٰ : 73)

'' بے شک ہم ایمان لائے اپنے رب پر کہ وہ ہماری خطائیں معاف فرما دے اور جس پر(جادوگری)
تم نے ہم کو مجبور کیا ہے اور اللہ ہی بہتر اور باقی رہنے والا ہے ''

2۔ **اِنَّا نَطۡمَعُ اَنۡ يَّغۡفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنۡ كُنَّآ اَوَّلَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ** O (الشعراء : 51)

'' بے شک ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطاؤں کو معاف فرما دے گا
کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں ''

❁ فَاِنِّىۡ قَرِيۡبٌ :

اللہ سچی توبہ کرنے والوں کو جنت کی بشارت یوں دیتا ہے :

وَمَنۡ يَّاۡتِهٖ مُؤۡمِنًا قَدۡ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الۡعُلٰى O
جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنۡ تَزَكّٰى O (طٰهٰ : 75،76)

'' اور جو بھی اس کے پاس مومن ہو کر آئے گا اور اس نے اعمال بھی نیک کئے ہوں گے اس کے
لئے بلند وبالا درجے ہیں ہمیشگی والی جنتیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے
یہی انعام ہے ہر اس شخص کا جو پاک ہے ''

❁ کیا سیکھا ؟

اس دور کے یہ سب سے بڑے جادوگر تھے لہذا فوراً اللہ کے معجزات کو پہچان گئے اور سجدے میں

گر گئے   جادوگروں کے ایمان کی بڑی وجہ حق کو پہچان لیا جب حق واضح ہوجائے تو پھر باطل کا انکار لازم ہے   خوب اچھی طرح جان لیجئے کہ اللہ کے حکم کے آگے بڑے سے بڑا جادو بھی باطل ہے : **وَ مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ** (البقرة : 102)

'' اور اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے ''

یہ بات جادوگر اچھی طرح جان گئے موسیٰ علیہ السلام کے سچے رب کو پہچان گئے جب انسان اپنے اللہ کے پاس قلب سلیم لے کر آتا ہے تو اللہ بھی پچھلے سارے گناہ مٹا دیتا ہے :

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (النسآء : 110)

'' جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا پائے گا ''

13۔ آسیہ سلام علیہا (امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ) کی دعا

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ O (التحریم : 11)

" اے میرے رب ! میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے "

فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے آسیہ علیہا السلام کی پکار کو سنتا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اتنی صدیاں گزر جانے کے بعد بھی قرآن میں مومنین کے لئے ان کی مثال یوں بیان فرماتا ہے :

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ (التحریم : 11)

" اور اللہ بیان کرتا ہے مثال فرعون کی بیوی کی ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے "

کیا سیکھا ؟

وہ دعا جو ایک بادشاہ کی بیوی نے انتہائی بے بسی میں مانگی تو پھر زمین وآسمان کے بادشاہ نے ایسی قبولیت بخشی کہ قیامت تک قرآن کے ہرقاری کو یہ آیات عورت تو عورت مردوں کو بھی استقامت کا درس دیتی رہیں گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

مردوں میں تو بہت لوگ کامل گزرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی ۔(صحیح بخاری ۔کتاب المناقب)

14۔ قوم موسیٰ کی دعا

1۔ فتنے سے بچنے کی دعا :

رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ O وَنَجِّنَا بِرَحۡمَتِكَ مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ O (یونس : 85، 86)

'' اے ہمارے رب ! ہم کو ان ظالموں کا فتنہ نہ بنا ۔ اور ہم کو اپنی رحمت سے ان کافروں سے نجات دے ''

❁ فَاِنِّیۡ قَرِيۡبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے اس دعا کے جواب میں موسیٰ و ھارون علیہما السلام کے پاس یوں وحی نازل فرماتا ہے :

وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰى وَ اَخِيۡهِ اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِكُمَا بِمِصۡرَ بُيُوۡتًا (یونس : 87)

'' اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنے ان لوگوں
کے لئے مصر میں گھر برقرار رکھو ''

2 ۔ توبہ و استغفار :

لَئِنۡ لَّمۡ يَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا وَ يَغۡفِرۡ لَنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ (الاعراف :149)

'' اگر ہمارا رب ! ہم پر رحم نہ کرے اور ہمارا گناہ معاف نہ کرے تو ہم بالکل گئے گزرے ہو جائیں گے ''

❁ فَاِنِّیۡ قَرِيۡبٌ :

بچھڑے کو معبود بنا لینے کے سنگین جرم کے باوجود اللہ بنی اسرائیل کی توبہ کا جواب یوں دیتا ہے :

فَاقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ عِنۡدَ بَارِئِكُمۡ (البقرۃ : 54)

'' پس قتل کرو اپنے نفسوں کو اسی میں تمھاری بہتری ہے اللہ کے نزدیک ''

❁ کیا سیکھا ؟

بنی اسرائیل کی توبہ کی قبولیت کے لئے یہ لازم قرار پایا کہ اگر واقعی شرمندہ ہو تو اپنے رشتہ داروں کو جنھوں نے بچھڑا پوجا ہے اپنے ہاتھوں سے قتل کرو معلوم ہوا توبہ کے لئے احساس ندامت شرط ہے زبان سے خالی خالی توبہ قبول نہیں گناہ کو چھوڑکر عمل صالح کرنا ہوگا ۔

15۔ طالوت اور اس کے لشکر کی دعا

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرۃ: 250)

”اے ہمارے رب !ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمیں ثابت قدمی دے اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر“

فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے مدد یوں کرتا ہے :

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ (البقرۃ: 251)

”اللہ کے حکم سے انھوں نے (جالوتیوں کو) شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا“

کیا سیکھا ؟

طالوت کے چھوٹے سے لشکر نے جالوت کے بڑے لشکر کو اس دعا کی مدد سے شکست دی جو اللہ پر بھروسے اور یقین سے بھری ہوئی تھی طالوت کے لشکر میں یقین رکھنے والوں نے کہا:

قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ (البقرۃ: 249)

”کہا ان لوگوں نے جو اللہ کی ملاقات کا یقین رکھتے تھے بسا اوقات تھوڑی سی جماعت بہت سی بڑی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غلبہ پالیتی ہیں“

تنگی اور وسائل میں کمی میں پریشان ہونے کے بجائے اللہ سے رجوع کریں تو اللہ وہاں سے مدد کرتا ہے اور اسباب مہیا کرتاہے جہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا ۔

16۔ داؤد علیہ السلام کی دعا

فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ O (صٓ: 24)

" پھر تو اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اورعاجزی کرتے ہوئے گر پڑے اور رجوع کیا "

❁ فَاِنِّی قَرِیْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے اپنے بندے کی توبہ یوں قبول کرتا ہے :

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍO (صٓ:25)

" پس ہم نے بھی ان کا قصور معاف فرما دیا اور بے شک ہمارے نزدیک بڑے مرتبہ والا اور بہت اچھے ٹھکانے والا ہے "

❁ کیا سیکھا ؟

داؤد علیہ السلام کا قصور کیا تھا اس کے بارے میں قرآن و حدیثﷺ خاموش ہیں (ابن کثیر نے یہ مئوقف اختیار کیا ہے کہ جب قرآن و حدیثﷺ اس بارے میں خاموش ہیں تو ہمیں بھی تفصیلات کریدنے کی ضرورت نہیں) سیکھنے کی بات یہ ہے کہ :

" جب بھی کوئی ایسا گناہ ہوجائے کہ دل بے چین ہو تو فوراً اللہ کی جانب رجوع کیا جائے استغفار اور سجدوں کی کثرت کے ذریعے مدد طلب کی جائے "

17۔ سلیمان علیہ السلام کی دعائیں

1۔ شکر گزار دل کی دعا :

رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰہُ وَ اَدۡخِلۡنِیۡ بِرَحۡمَتِکَ فِیۡ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیۡنَ O (النمل : 19)

” اے میرے رب ! مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان باتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی ہیں اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کر لے “

❁ **فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ :**

سلیمان علیہ السلام نے اپنے رب سے شکر گزار دل مانگا اور یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ سے مانگیں اور وہ نہ دے اللہ جو بہت قریب ہے وہ کلمہ شکر کی توفیق یوں عطا کرتا ہے :

وَّ قَالَا الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّنۡ عِبَادِہِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ O (النمل :15)

” اور دونوں نے کہا تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان دار بندوں پر فضیلت دی “

2 ۔ بادشاہت کی دعا :

رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَهَبۡ لِیۡ مُلۡکًا لَّا یَنۡۢبَغِیۡ لِاَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِیۡ ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ O (صٓ : 35)

” اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کو عطا نہ ہو تو بڑا ہی دینے والا ہے “

❁ **فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ :**

اللہ جو بہت قریب ہے سلیمان علیہ السلام کی دعا یوں قبول کرتا ہے :

فَسَخَّرۡنَا لَہُ الرِّیۡحَ تَجۡرِیۡ بِاَمۡرِہٖ رُخَآءً حَیۡثُ اَصَابَ O

وَالشَّیٰطِیۡنَ کُلَّ بَنَّآءٍ وَّ غَوَّاصٍ O **وَّ اٰخَرِیۡنَ مُقَرَّنِیۡنَ فِی الۡاَصۡفَادِ** O

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامۡنُنۡ اَوۡ اَمۡسِکۡ بِغَیۡرِ حِسَابٍ O (صٓ : 36، 37، 38، 39)

” پس ہم نے ہوا کو اس کے ماتحت کردیا وہ آپ کے حکم سے جہاں آپ چاہتے نرمی سے پہنچا دیا کرتی تھی اور جنات کو بھی ہر عمارت بنانے والے کو اور غوطہ خور کو اور دوسرے جنات کو بھی

جو زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے یہ ہمارا عطیہ ہے اب تو احسان کر یا روک رکھ کچھ حساب نہیں ''

۞ کیا سیکھا ؟

1۔ انوکھی بادشاہت :

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیﷺ نے فرمایا کہ گزشتہ رات اچانک ایک سرکش جن مجھ سے ٹکرا گیا یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا ، تاکہ میری نماز میں خلل ڈالے مگر اللہ نے مجھے اس پر قابو دے دیا میں نے چاہا کہ اسے مسجد میں کسی ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم بھی اس کو دیکھ لو پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی :

'' اے اللہ مجھے معاف کر اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر جو میرے بعد کسی اور کے لئے نہ ہو ''

(صحیح البخاری : کتاب الصلاۃ) (

2 ۔ شکر گزاری :

اللہ جتنا بھی عطا کرے اللہ ہی کا ہے سلیمان علیہ السلام کا دل تکبر سے پاک ہے قرآن شہادت دے رہا ہے کہ جب جن پلک جھپکنے پر ملکہ سبا کا تخت لے آیا تو اس وقت سلیمان علیہ السلام کسی تکبر کا شکار نہ ہوئے فوراً کہا :

هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ (النمل : 40)

'' یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر گزاری کرتا ہوں یا نا شکری ''

لہذا کوئی کامیابی ملے ، روپیہ پیسہ ملے ، ڈاکٹری ملے ، صحت ملے شکر صرف اور صرف اللہ ہی کا کرنا ہے۔

18۔ ایوب علیہ السلام کی دعا

1۔ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ O (الانبیاء:83)

" مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے "

2۔ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ O (صٓ : 41)

" مجھے شیطان نے رنج اور دکھ پہنچایا ہے "

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے ایوب علیہ السلام کی پکار کا جواب دیتا ہے اور دکھ سے نجات یوں ملتی ہے :

1۔ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ فَکَشَفْنَا مَا بِہٖ مِنْ ضُرٍّ (الانبیاء : 84)

" پس ہم نے اس کی سن لی اور جو دکھ انہیں تھا اسے دور کر دیا "

2۔ اُرْکُضْ بِرِجْلِکَ ھٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ O (صٓ: 42)

" اپنا پاؤں مارو یہ نہانے کا ٹھنڈا اور پینے کا پانی ہے "

❁ کیا سیکھا ؟

امید صرف اللہ سے :

مسائل میں کتنی ہی سختی ہو رجوع اللہ ہی سے کرنا ہے باتیں اللہ ہی سے کرنی ہیں جب مشکل آتی ہے تو آسانی اسی کے اندر سے پھوٹتی ہے زندگی کے کسی حصے میں ناامید نہیں ہونا

جیسے ابراہیم نے دوران گفتگو فرشتوں سے کہا :

وَمَنْ یَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّہٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ O (الحجر : 56)

" اپنے رب کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ لوگ ہی ہوتے ہیں "

دعا کی قبولیت میں جلد بازی نہیں کرنی کسی قسم کے شرکیہ کلمات ادا نہیں کرنے اس بات کا یقین

کے شفا صرف اور صرف اللہ دیتا ہے اِدھر اُدھر نہیں بھٹکنا اللہ نہ صرف وہ کچھ عطا کرتا ہے جو ہم مانگتے ہیں بلکہ اس سے زیادہ اور مزید بھی عطا کرتا ہے جیسے ایوب ؑ کو نہ صرف شفاء عطا فرمائی بلکہ اس سے زیادہ اور مزید بھی :

اللہ ﷻ کا فرمان ہے :

1۔ وَ اٰتَیْنٰـہُ اَھْلَہٗ وَ مِثْلَھُمْ مَّعَھُمْ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِنَا (الانبیاء : 84)

’’ اور اس کو اہل و عیال عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ ویسے ہی اور اپنی خاص رحمت سے ‘‘

2۔ وَ وَھَبْنَا لَـہٗ اَھْلَـہٗ وَ مِثْلَھُمْ مَّعَھُمْ رَحْمَۃً مِّنَّا (صٓ : 43)

’’ اور ہم نے عطا فرمایا اس کو اہل و عیال اور اتنا ہی اور بھی اس کے ساتھ اپنی خاص رحمت سے ‘‘

19 ۔ یونس علیہ السلام کی دعا

لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ O (الانبیاء : 87)

'' نہیں کوئی معبود مگر تو ، پاک ہے تو بے شک میں ظالموں میں ہوگیا ''

فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ :

یونس علیہ السلام اپنے اللہ کو اندھیروں میں پکار رہے تھے سمندر کا اندھیرا ، رات کا اندھیرا ، مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا ، ان اندھیروں میں صرف ایک اللہ قریب تھا جو اپنے نبی علیہ السلام کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

1 . **فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ وَ نَجَّیۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ** (الانبیاء : 88)

'' پس ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی ''

2 . **فَنَبَذۡنٰهُ بِالۡعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیۡمٌ** O **وَ اَنۡۢبَتۡنَا عَلَیۡهِ شَجَرَةً مِّنۡ یَّقۡطِیۡنٍ** O (الصّٰفّٰت : 145، 146)

'' پس ہم نے ڈال دیا اسے چٹیل میدان میں اور وہ اس وقت بیمار تھے اور ہم نے اس پر سایہ کرنے والا بیل دار درخت اگادیا ''

3 . **فَاجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ** O (القلم : 50)

'' پس چن لیا اس کو اس کے رب نے اور صالحین میں کر دیا ''

کیا سیکھا ؟

1۔ اللہ سنتا ہے :

فَلَوۡلَآ اَنَّهٗ کَانَ مِنَ الۡمُسَبِّحِیۡنَ O **لَلَبِثَ فِیۡ بَطۡنِهٖۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ** O (الصّٰفّٰت : 143، 144)

'' پس اگر یہ پاکی بیان کرنے والوں میں نہ ہوتے تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس کے پیٹ میں ہی رہتے ''

واحد قہار اکیلا اللہ ہی ہے جو گھپ اندھیرے میں ساتھ ہے صرف اور صرف اسی کو پکارنا ہے جو ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے جب جب اسے پکارے یونس علیہ السلام کی یہ دعا اندھیروں سے نجات کا راستہ ہے اگر سچائی کے ساتھ رب کو دل کی بات سنائیں تو اللہ کی نعمت انسان کو یوں ملتی ہے :

لَوْ لَا اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ O (القلم :49)

”اگر اسے اس کے رب کی نعمت نہ پالیتی تو البتہ وہ مذموم حالت میں بے خبر زمین میں پھینک دیا جاتا“

جب یونس علیہ السلام نے ان اندھیروں میں اپنے اللہ کا قرب محسوس کیا تو پھر اللہ کی نعمت نے ان کو پالیا اللہ کی نعمت کیا تھی ؟ اللہ کی نعمت دعا کرنے کی توفیق تھی ، اللہ کی نعمت دعا کا قبول کرنا تھا ، اللہ کی نعمت کہ قبولیت دعا کے بعد یونس علیہ السلام کو مَذْمُوْمٌ سے محمود بنادیا۔

لہذا دعا سے کبھی بیزار نہیں ہونا دل کی باتیں اللہ سے کرنا مشکلات کے اندھیروں اور شور میں وہی تو ہے جو سنتا ہے ۔

20۔ مریم سلام علیہا کی والدہ کی دعا

1. رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ O

(ال عمران : 35)

'' اے میرے رب ! میرے پیٹ میں جو کچھ ہے اسے میں نے تیرے نام آزاد کرنے کی نذر مانی تو میری طرف سے قبول فرما ! بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے ''

2. اِنِّیۡۤ اُعِیۡذُهَا بِکَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ O (ال عمران : 36)

'' میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں ''

فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے مریم علیہا السلام کی والدہ کی پکار یوں سنتا ہے :

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوۡلٍ حَسَنٍ وَّ اَنۡۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ کَفَّلَهَا زَکَرِیَّا (العمران : 37)

'' پس اسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول فرمایا اور اس کی بہترین طریقے پر پرورش کی زکریا علیہ السلام کو اس کا کفیل بنایا''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

'' جو بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو مس کرتا ہے جس سے وہ چیختا ہے لیکن اللہ نے شیطان کے اس مس سے مریم سلام علیہا اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو محفوظ رکھا '' (صحیح بخاری : کتاب التفسیر ، مسلم : کتاب الفضائل)

کیا سیکھا ؟

1. اولاد کے لئے دعا:

مریم سلام علیہا کی والدہ نے اپنی اولاد کے لئے اس وقت سے دعا کرنی شروع کی جب کہ اولاد ابھی پیٹ میں ہی تھی اور اولاد کے لئے ہی نہیں بلکہ اولاد کی اولاد کے لئے بھی دعا کر رہی ہیں لہذا خواتین جب حمل سے ہوں تو اپنی آنے والی اولاد اور پھر اس کی اولاد کے لئے بھی دعا ضرور کریں کبھی اپنے بچوں کو غلط الفاظ سے نہ پکاریں اپنی اولاد کو اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانے کی فکر کریں جیسے مریم سلام علیہا کی والدہ کی دعا ان کے مثبت انداز فکر کی شہادت ہے اود یہی مثبت انداز فکر ان کو عیسی علیہ السلام کی نانی بناتا ہے ۔

21۔ زکریا علیہ السلام کی دعائیں

1. وارث کے لئے :

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ (العمران :38)

’’ اے میرے رب !مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو دعا کا سننے والا ہے ‘‘

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ O (الانبیاء: 89)

’’ اے میرے رب ! مجھے تنہا نہ چھوڑ تو سب سے بہتر وارث ہے ‘‘

2. اللہ سے باتیں :

رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّ لَمْ اَکُنْ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا O وَ اِنِّیْ خِفْتُ الْمَوٰلِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَ کَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا O یَّرِثُنِیْ وَ یَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا O (مریم: 4 تا 6)

’’ اے میرے رب ! میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک اٹھا ہے لیکن میں کبھی تجھ سے دعا کر کے محروم نہیں رہا مجھے اپنے مرنے کے بعد قرابت داروں کا ڈر ہے میری بیوی بھی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے وارث عطا کر جو میرا وارث ہو اور آل یعقوب کا بھی جانشین ہو اور اے میرے رب تو اسے مقبول بندہ بنا لے ‘‘

فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے چپکے چپکے کی گئی دعا کے جواب میں بشارت یوں دیتا ہے :

1. فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ (الانبیاء: 90)

’’پس ہم نے اس کی دعا قبول کی اسے یحیٰی عطا فرمایا اور ان کی بیوی کو ان کے لئے درست کر دیا‘‘

2. یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ اسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا O (المریم: 7)

’’ اے زکریا ! ہم تجھے ایک بچے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحیٰی ہے ہم نے اس سے پہلے اس کا ہم نام بھی کسی کو نہیں بنایا ‘‘

✵ کیا سیکھا ؟

1 ۔ دعا کا موقع :

دعا کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں خاص کر جب اللہ کی نشانیاں دیکھیں جیسے زکریا علیہ السلام نے مریم علیہا السلام کے پاس بے موسم کے پھل دیکھے تو فوراً سمجھ گئے کہ یہ اللہ کی نشانی ہے اسی وقت ، اسی جگہ اپنے لئے مانگا **ھنالک دعا زکریا** (آل عمران :38) جو اللہ بے موسم کے پھل دے سکتا ہے وہی اللہ بڑھاپے میں اولاد بھی دے سکتا ہے ۔

2۔ ٹھنڈی پھوار :

اللہ کا زکریا علیہ السلام کی دعا کا قبول کرنا "**بے اولاد جوڑوں**" کے لئے ٹھنڈی پھوار ہے اپنے اللہ سے ایسے مانگیں جیسے زکریا علیہ السلام نے مانگا اس حد تک اپنے اللہ پر یقین کہ جو بچہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوا اس کے لئے دعا کررہے ہیں جب بھی دعا کریں ظاہری اسباب کو نہ دیکھیں اللہ سے اس کا فضل مانگیں جیسے زکریا علیہ السلام خود بوڑھے ہیں ، بیوی بانجھ ہے لیکن اللہ سے اس کا فضل مانگ رہے ہیں وہ جہاں سے جو چاہے جس طرح چاہے دے انسانی سوچ محدود ہے اللہ کے خزانے بھرے ہوئے ہیں :

وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (المنفقون :7)

" اور آسمان و زمین کے خزانے اللہ کے لئے ہیں "

22 ۔ عیسٰی ابن مریم علیہ السلام کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَ وَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ O (المآئدۃ :114)

” اے اللہ ! ہمارے رب ! ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما جو ہمارے لئے ہمارے پہلوں اور ہمارے بعد والوں کے لئے خوشی بن جائے اور تیری طرف سے ایک نشانی بھی اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو رزق دینے والوں میں بہترین ہے “

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ جو ہر پکار کاجواب دیتا ہے عیسٰی علیہ السلام کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ O (المآئدۃ : 115)

” اللہ نے فرمایا کہ میں وہ (کھانا) تم لوگوں پر نازل کرنے والا ہوں پھر جو شخص تم میں سے اس کے بعد کفر کرے گا تو میں اس کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ سزا دنیا جہاں والوں میں سے کسی کو نہ دوں گا “

❁ کیا سیکھا ؟

جب اللہ کوئی نشانی اتارتا ہے تو پھر حجت قائم ہوجاتی ہے اس کے بعد انکار کی گنجائش باقی نہیں رہتی جیسے صالح علیہ السلام کو اونٹنی کا معجزہ عطا فرمایا اور حجت قائم کر دی لیکن ظالم قوم ظالم ہی رہی تو پھر عذاب مقدر ہو گیا ہمارے لئے سیکھنے کی بات یہ ہے کہ قرآن میں موجود تمام کی تمام آیتیں اللہ کی نشانیاں اور کھلے دلائل ہیں ان میں سے ایک پر عمل کرنا اور دوسری کو چھوڑ دینا من پسند تاویل نکالنا حجت بازی کرنا اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ہے ۔

23 ۔ عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی دعا :

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ O (اٰل عمران : 53)

" اے ہمارے رب ! ہم تیری اتاری ہوئی وحی کے مطابق ایمان لائےاور ہم نے تیرے رسول کی اتباع کی پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے "

۞ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی دعا کا جواب یوں دیتا ہے :

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ O (اٰل عمران : 54)

" اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ سب خفیہ تدبیر والوں سے بہتر ہے "

عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے لئے فرمایا :

وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (اٰل عمران : 55)

" اور تیرے تابعداروں کو کافروں کے اوپر رکھنے والا ہوں قیامت کے دن تک "

۞ کیا سیکھا ؟

1۔ براہِ راست مانگنا :

عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے براہِ راست اللہ سے مانگا تو جواب میں اللہ نے بھی قیامت تک کے لئے کافروں پر فوقیت لکھ دی ہم کو بھی براہِ راست اللہ سے مانگنا ہے جو قریب بھی ہے اور سنتا بھی ہے ۔

2۔ رسول کی اتباع :

کامیابی اسی کا مقدر ہے جو اپنے رسول کی اتباع کرے لازم ہے کہ قرآن کے ساتھ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو لازم تھاما جائے

24 ۔ غار والوں کی دعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا O (کھف :10)

" اے ہمارے رب ! اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا فرما اور ہمارے معاملے میں ہماری رہنمائی فرما "

❁ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے غار والوں کی حفاظت یوں کی :

1. **فَضَرَبۡنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمۡ فِى الۡكَهۡفِ سِنِيۡنَ عَدَدًا** O (الکہف :11)

" پس ہم نے پردہ ڈالا ان کے کانوں پر غار میں کئی سال(سلایا) "

2. **وَ زِدۡنٰهُمۡ هُدًى** O (الکہف : 13)

" اور ہم نے ان کی ہدایت میں ترقی دی "

3. **وَّ رَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ** (الکہف : 14)

" اور ہم نے ان کے دل مضبوط کر دیئے "

❁ کیا سیکھا ؟

اللہ کی ہدایت:

جب اللہ سے ہدایت مانگی جائے تو اللہ ہدایت دیتا ہے اور اللہ جسے ہدایت دے وہی ہدایت پر ہے

مَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ الۡمُهۡتَدِ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرۡشِدًا O (الکہف : 17)

" اللہ جس کی رہبری فرمائے وہ ہدایت پر ہے اور جسے گمراہ کردے تو ناممکن ہے
کہ آپ اس کا کوئی کارساز اور رہنما پاسکیں "

25 ۔ محمد ﷺ کی دعائیں

1۔ دنیا و آخرت کی بھلائیاں :

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ O (البقرۃ:201)

’’ اے ہمارے رب ! ہمیں دنیا و آ خرت کی بھلائیاں عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے ‘‘

فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللّٰہ جو بہت قریب ہے دعا مانگنے والے کے حق میں فرماتا ہے :

اُولٰٓئِکَ لَھُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا کَسَبُوْا وَاللّٰہُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ O (البقرۃ : 202)

’’ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے ‘‘

کیا سیکھا ؟

انس؄ سے روایت ہے کہ نبیﷺ کی اکثر دعا یہی ہوتی تھی :

’’اے اللہ ! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچا ‘‘

(صحیح البخاری : کتاب الدعوات)

2۔ ہجرت کے وقت :

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا O (بنی اسرائیل : 80)

’’ اے میرے رب ! جہاں بھی تو مجھے لے جا سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں سے بھی نکال سچائی کے ساتھ نکال اور میرے لئے اپنے پاس سے غلبہ اور امداد مقرر کر دے ‘‘

فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اس دعا میں ہجرت کی طرف اشارہ ہے جو اس آیت کے نزول کے تقریبًا ایک سال بعد واقع ہونے والی تھی اس دعا کی قبولیت میں اللہ نے مدینے میں برکت یوں رکھی :

ابو ہریرہ؄ سے روایت ہے رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسی بستی میں جانے کا حکم ہوا ہے جو دوسری بستیوں کو اپنے اندر جذب کر لے گی ۔ لوگ اسے یثرب کہتے ہیں حالانکہ اس کا صحیح نام

مدینہ ہے ۔ وہ (برے) آدمیوں کو اس طرح نکال دے گی جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل نکال دیتی ہے ۔ (صحیح البخاری : کتاب فضائل المدینہ)

❁ کیا سیکھا ؟

گھر بدلنا ہو ، شہر چھوڑنا پڑے ، ملک چھوڑنا پڑے ، تو کثرت سے اس دعا کا اہتمام کریں خاص کر وہ لڑکیاں جن کی شادی ہونی ہے کیونکہ اب ہجرت قریب ہے والدین کے گھر سے دوسرے گھر جانا ہے اللہ اس دعا کی برکت سے آنے والے دنوں میں رحمت بھر دے گا ۔(انشاء اللہ)

3 ۔ سواری کی دعا :

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِيۡنَ O

وَ اِنَّـآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ O (الزخرف : 13،14)

’’ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے بس میں کردیا حالانکہ ہمیں اسے قابو میں کرنے کی طاقت نہ تھی اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ‘‘

❁ کیا سیکھا ؟

نبی اکرم ﷺ جب سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ **اللہ اکبر** کہتے اور پھر مذکورہ بالا دونوں آیات پڑھتے۔ (صحیح مسلم : کتاب الحج)

سنت رسول ﷺ کی اتباع میں یہ آیات پڑھنی چاہیے تاکہ سواری قابو میں رہے اگر جانور پر سوار ہیں تو اس دعا کی برکت سے جانور بدکنے سے قابو میں رہے گا اور اگر گاڑی پر سوار ہیں یا جہاز کا سفر ہے تب بھی ایکسیڈنٹ ، بریک فیل وغیرہ جیسے حادثات سے حفاظت ہوگی۔(انشاء اللہ)

4 ۔ عذاب سے بچنے کی دعا :

رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّىۡ مَا يُوۡعَدُوۡنَ O رَبِّ فَلَا تَجۡعَلۡنِىۡ فِى الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ O(المؤمنون : 93،94)

’’ اے میرے رب ! اگر تو مجھے وہ دکھائے جس کا وعدہ انہیں دیا جا رہا ہے تو اے میرے رب !

تو مجھے ان ظالموں کے گروہ میں نہ کرنا ‘‘

❁ فَاِنِّىۡ قَرِيۡبٌ :

اللہ جو سنتا ہے ہر پکارنے والے کی پکار کو ، اپنے رسول ﷺ کی پکار کا جواب یوں دیتا ہے :

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ وَ اَنۡتَ فِيۡهِمۡ (الانفال :33)

’’ اور اللہ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے ‘‘

❁ کیا سیکھا ؟

رحمة للعالمین :

اللہ کا یہ فرمان کہ جب تک آپ ﷺ ان میں موجود ہیں اللہ عذاب نہ دے گا آپ ﷺ کے رحمۃ للعالمین ہونے کی دلیل ہے۔ اللہ سے آزمائش یا عذاب کا سوال نہیں کرنا چاہیے ظالموں سے دور رہنے اور اچھی صحبت کا سوال کرنا چاہیے تاکہ ایمان سلامت رہے اور درجات بلند ہوں ۔

5۔ علم میں اضافے کی دعا :

رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا O (طٰہٰ : 114)

" اے میرے رب ! میرے علم میں اضافہ کر "

❁ **فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :**

اللہ جو بہت قریب ہے اس دعا کی برکت سے نبی ﷺ کو علم و حکمت یوں سکھاتا ہے :

اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ O(القیٰمة : 17)

" بے شک ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) اس کا پڑھنا "

ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ O(القیمة :19)

" پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے "

❁ کیا سیکھا ؟

علم کے آداب :

علم کی یہ دعا اللہ نے سات آسمان کے اوپر سے اپنے رسول ﷺ کو سکھائی علم سیکھنے کے لئے جہاں بنیادی شرط دعا ہے وہاں ساتھ میں اللہ سات آسمان کے اوپر سے آداب یوں سکھاتا ہے :

لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ O (القیمة : 16)

" قرآن جلدی یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں "

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ (القیمة :114)

" اور قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کرو "

جبرائیل علیہ السلام جب وحی لے کر آتے تو نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ عجلت سے پڑھتے تھے کہ کہیں کوئی

لفظ بھول نہ جائیں اللہ نے آپ ﷺ کو فرشتے کے ساتھ پڑھنے سے منع فرمایا (صحیح البخاری : تفسیر القیمۃ)
معلوم ہوا کہ علم سیکھنے کے لئے غور سے سنا جائے اور خاموش رہا جائے قرآن دل پر اترا ہے کان کلام کو دل پر اثر کرنے کا ذریعہ ہیں علم کی پہلی سیڑھی سننا ہے اگر پہلی سیڑھی چڑھنے میں کامیابی ہوگئی تو پھر باقی سیڑھیاں اللہ خود چڑھائے گا۔

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَذِکۡرٰی لِمَنۡ کَانَ لَہٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَی السَّمۡعَ وَھُوَ شَہِیۡدٌ O (ق : 37)

'' بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لئے جس کا دل (بیدار) ہو یا کان لگائے اور وہ حاضر (متوجہ) ہو ''

6۔ استغفار :

رَّبِّ اغۡفِرۡ وَ ارۡحَمۡ وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ O (المؤمنون : 118)

'' اے میرے رب ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور تو ہی سب رحم کرنے والوں سے اچھا رحم کرنے والا ہے ''

فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ :

اللہ استغفار کرنے والوں کو خوشخبری یوں دیتا ہے :

وَّاسۡتَغۡفِرِ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا O (النساء : 106)

'' اور بخشش مانگئے اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے ''

کیا سیکھا ؟

اللہ کو استغفار اتنا پسند ہے کہ اللہ استغفار کرنے والوں کو عِبَادِیۡ (المؤمنون : 109) کہتا ہے یعنی میرے بندے یہ الفاظ جو المؤمنون :118 میں رسول اللہ ﷺ کو سکھائے ہیں بالکل یہی الفاظ اسی سورۃ کی آیت 109 میں جمع کی ضمیر متکلم کے ساتھ یوں ملتے ہیں :

رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ O (المؤمنون :109)

'' اے ہمارے رب ! ہم ایمان لاچکے تو ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے ''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا '' میرے دل پر بھی (بعض دفعہ) پردہ سا آجاتا ہے اورمیں دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں '' (صحیح مسلم : کتاب ذکر و دعا)

معلوم ہوا کہ دل کا علاج استغفار ہے اور جب خود نبی ﷺ استغفار کو تھامے ہوئے تھے دن میں سو مرتبہ استغفار کرتے تو پھر ہم کو کس قدر ضرورت ہے ؟

7۔ جھگڑے سے بچنے کے لئے :

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَةِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْ مَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ O (الزمر : 46)

'' اے اللہ ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان امور کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ''

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ نے یہ دعا اس وقت سکھائی جب کفار رسول اللہ ﷺ سے بحث برائے بحث کررہے تھے اللہ اس طرح رحمت کرتا ہے کہ سارے معاملہ کا فیصلہ کہ جس میں کفار الجھ رہے تھے روز قیامت کرے گا :

وَ بَدَالَھُمْ سَیِّاٰتُ مَا کَسَبُوْا وَحَاقَ بِھِمْ مَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَھْزِءُ وْنَ O(الزمر : 48)

'' اور ظاہر کر دی جائیں گی ان کی برائیاں جو کچھ انہوں نے کمائی کی اور آگھیرے گا ان کو جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے ''

❁ کیا سیکھا ؟

دین اسلام اتنا خوبصورت دین ہے کہ مخالف سے نمٹنے کے لئے بھی دعا سکھاتا ہے کیونکہ بحث برائے بحث کا کوئی نتیجہ نکلنے والا نہیں اور مومن کبھی بھی ایسے کام نہیں کرتا جو بے نتیجہ ہوں اور وقت کی بربادی کا باعث ہوں جیسا کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی دعاؤں میں سیکھا کہ جب قوم نے گائے کے معاملے میں بحث کی تو موسیٰ علیہ السلام نے فوراً اللہ کی جانب رجوع کیا اور جاہلوں سے اجتناب کی دعا کی (البقرة :67)

اسی طرح اللہ **عباد الرحمٰن** کی صفات بیان کرتا ہے :

وَّ اِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًاO(الفرقان : 63)

'' اور جب جاہل لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے ''

وَ اِذَا مَرُّوْا بِا للَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا O (الفرقان : 72)

'' اور جب کسی لغو چیز سے ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں ''

معلوم ہوا فالتو اور لغو باتیں جس میں کوئی تعمیری پہلو نہ ہو پسندیدہ نہیں مخالفین سے الجھنے کی بجائے اللہ کی جانب رجوع کیا جائے اور دعا کا سہارا لیا جائے ۔

8۔ المعوذ تین :

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ O مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ O وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ O
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ O وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ O (الفلق)

'' آپ کہہ دیجئے ! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے ، اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے ، اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے ، اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے ''

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ O مَلِکِ النَّاسِ O اِلٰہِ النَّاسِ O مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ
الْخَنَّاسِ O الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ O مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ O

'' آپ کہہ دیجئے ! کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ، لوگوں کے مالک کی ، لوگوں کے معبود کی ، وسوسہ ڈالنے والے بار بار پلٹ کر آنے والے کے شر سے ، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے ، وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے ''

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے سات آسمان کے اوپر سے اپنے نبیﷺ کے لئے معوذتین نازل فرماتا ہے جب نبیﷺ پر جادو کیا گیا تو جبرائیل یہی دو سورتیں لے کر حاضر ہوئے اور فرمایا کہ ایک یہودی نے آپﷺ پر جادو کیا ہے اور یہ جادو فلاں کنویں میں ہے آپﷺ نے علیؓ کو بھیج کر اسے منگوایا (یہ ایک کنگھی کے دندانوں اور بالوں کے ساتھ ایک تانت کے اندر گیارہ گرہیں پڑی ہوئی تھیں اور موم کا ایک پتلا تھا جس میں سوئیاں چبھوئی ہوئی تھیں) جبرائیل کے حکم کے مطابق آپﷺ ان دونوں سورتوں میں سے ایک ایک آیت پڑھتے جاتے اور گرہ کھلتی جاتی اور سوئی نکلتی جاتی خاتمے تک پہنچتے پہنچتے ساری گرہیں بھی کھل گئیں اور سوئیاں بھی نکل گئیں اور آپﷺ اس طرح صحیح ہوگئے جیسے کوئی شخص جکڑ بندی سے آزاد ہوجائے ۔(صحیح البخاری : کتاب الطب ،صحیح مسلم : کتاب السلام)

❁ کیا سیکھا ؟

آپﷺ کا یہ معمول بھی تھا کہ رات کو سوتے وقت سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر پھونکتے پھر انہیں پورے جسم پر ملتے ، پہلے سر ، چہرے ، اور جسم کے اگلے حصّے پر ہاتھ پھیرتے ، اس کے بعد جہاں تک آپﷺ کے ہاتھ پہنچتے ۔ تین مرتبہ ایسا کرتے (صحیح البخاری : کتاب فضائل القرآن)

26۔ اصحاب رسولﷺ کے لئے مغفرت

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ O (الحشر : 10)

’’ اے ہمارے رب ! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ ڈال اے ہمارے رب بے شک تو شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے ‘‘

❁ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے اپنے نبیﷺ کے اصحابؓ کے لئے مغفرت اور اپنی رضا کا سرٹیفیکیٹ یوں جاری کرتا ہے :

1۔ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ (المجادلة :22)

’’ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنھیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں ‘‘

2 ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ (البينة :8)

’’ اللہ ان سے راضی ہوا اور یہ اس سے راضی ہوئے ‘‘

❁ کیا سیکھا ؟

اللہ نے اصحابِ رسولﷺ کے لئے اپنی رضا لکھ دی لہذا فلاح کا راستہ یہی ہے کہ اللہ کی رضا میں ہر مومن راضی رہے لازم ہے کہ اصحاب رسولﷺ کی شان میں کوئی نازیبا کلمات زبان سے ادا نہ ہوں اس دعا کے ذریعے حسد و کینہ کی صفائی ہوتی ہے مومن جب اپنے سے پہلے کے مومنین کے لئے دعا کرتا ہے تو درحقیقت وہ خود اپنے ہی ایمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہوتا ہے اس لمحے فرشتے اس کے لئے وہی مانگ رہے ہوتے ہیں جو وہ اپنے مومن بھائی کے لئے مانگ رہا ہوتا ہے ۔یعنی مغفرت تو منتظر ہے ، کوئی ہے جو دعا کرے ؟

27۔ مکہ کے کمزور مسلمانوں کی دعا

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا O (النساء:75)

'' اے ہمارے رب ! ان ظالموں کی بستی سے ہمیں نجات دے اور ہمارے لئے خود اپنے پاس سے حمایتی مقرر کر دے اور ہمارے لئے خاص اپنے پاس سے مددگار بنا ''

فَاِنِّیْ قَرِيْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے ان مظلوموں کی پکار کے جواب میں امتِ مسلمہ پر جہاد یوں فرض کرتا ہے :

وَمَا لَكُمْ لَا تُقٰتِلُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ (النساء: 75)

'' اور کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان کمزور مردوں ، عورتوں اور ننھے بچوں کے لئے جہاد نہ کرو ''

کیا سیکھا ؟

جو بھی مانگیں براہِ راست اللہ سے مانگیں ظاہری اسباب چاہے کچھ بھی ہوں امید کی کوئی کرن نظرنہ آئے لیکن ایک اللہ سے امید جڑی رہے ۔

وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ O (الحجر :56)

'' اپنے رب کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ لوگ ہی ہوتے ہیں ''

28 شکر گزار بندے کی دعا

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ O(الااحقاف:15)

’’اے میرے رب ! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤ جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہوجائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں‘‘

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ اپنے شکر گزار بندے کو جنت کی بشارت یوں دیتا ہے :

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْھُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِھِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ O (الاحقاف:16)

’’یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال ہم قبول فرمالیتے ہیں اور جن کے بد اعمال سے درگزر کر لیتے ہیں یہ جنتی لوگوں میں ہیں اس سچے وعدے کے مطابق جو کیا جاتا ہے‘‘

❁ کیا سیکھا ؟

اللہ انسان کی زندگی کے مختلف ادوار کے بیان کے بعد خاص اس دور کا ذکر کرتا ہے جب انسان زندگی کے شباب پر ہوتا ہے یعنی چالیس سال کی عمر :

حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً (الاحقاف:15)

’’یہاں تک کہ وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا‘‘

معلوم ہوا چالیس سال کی عمر ذہنی پختگی کی عمر ہے اور ذہنی پختگی کیا ہے ؟ انسان کا ہر دم اپنے خالق کا شکر ادا کرنا ذہنی پختگی کی علامت ہے اور جنت اللہ نے باشعور لوگوں کے لئے رکھی ہے اس دعا کو اپنی زندگی کا حصّہ بنایئے اور باشعور زندگی گزاریئے کہ جنت تو منتظر ہے۔

29۔ تقویٰ والوں کی دعا

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ O (اٰل عمران : 16)

" اے ہمارے رب ! ہم ایمان لاچکے اس لئے ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا "

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے تقویٰ والوں کی دعا یوں قبول فرماتا ہے :

لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ
فِیْهَا وَ اَزْوٰجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوٰنٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ O (اٰل عمران : 15)

" تقویٰ والوں کے لئے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ بیویاں اور اللہ کی رضا مندی ہے اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے "

❁ کیا سیکھا ؟

تقویٰ والوں کی دعا کا مستحق بننے کے لئے لازم ہے کہ تقویٰ والوں کی پہچان بھی ہو تاکہ یہ صفات اپنے اندر پیدا کی جاسکیں اور تقویٰ والوں کی صفات کیا ہیں ؟

اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِO (اٰل عمران : 17)

" صبر کرنے والے ، سچ بولنے والے ، اور فرمابرداری کرنے والے ، اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور پچھلی رات کو بخشش مانگنے والے ہیں "

معلوم ہوا کہ 1۔ اپنے معاملات میں صبر جنت کا راستہ ہے

2 ۔ اپنے معاملات میں سچ جنت کا راستہ ہے

3۔ اپنے رب کی فرمابرداری جنت کا راستہ ہے

4۔ اپنے رب کے راستے میں خرچ جنت کا راستہ ہے

5۔ اپنے رب کے لئے بستر چھوڑ کر تقویٰ والوں کی دعا مانگئے کہ جنت تو تقویٰ والوں کے لئے لکھ دی گئی ہے۔

30۔ اللہ والوں کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ O (ال عمران : 147)

'' اے ہمارے رب ! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے ''

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے اپنے محبت کرنے والوں کی پکار کا جواب محبت سے یوں دیتا ہے :

فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ O(ال عمران :148)

'' اللہ نے انہیں دنیا کا بھی ثواب دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی اور اللہ نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے ''

❁ کیا سیکھا ؟

اللہ والوں کی دعا کا مستحق بننے کے لئے لازم ہے کہ اللہ والوں کی پہچان بھی ہو تاکہ یہ صفات اپنے اندر پیدا کی جا سکیں اور اللہ والوں کی صفات کیا ہیں ؟

وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ O (ال عمران : 146)

'' اور نہ ہمت ہاری اور نہ دبے اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ''

معلوم ہوا کہ 1 ۔ حق کے راستے میں سستی اور کاہلی نہیں دکھانی

2 ۔ حق کے راستے میں باطل کے آگے دبنا نہیں ڈٹ جانا ہے

3 ۔ اخلاق کی بلندی صبر ہے صبر کے ساتھ اللہ والوں کی دعا مانگئے کہ اللہ نے محبت کرنے والوں کے لئے اپنی محبت لکھ دی ہے

31 عقل والوں کی دعا

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ O(ال عمران : 191)

رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍO (ال عمران : 192)

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا

رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ کَفِّرْعَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ O (ال عمران :193)

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ O (ال عمران : 194)

’’ اے ہمارے رب ! تونے یہ بے فائدہ نہیں بنایا تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے ۔
اے ہمارے رب ! تو جسے جہنم میں ڈالے یقیناً تونے اسے رسواء کیا اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں۔
اے ہمارے رب ! ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا با آواز بلند ایمان کی طرف بلارہا ہے کہ لوگوں اپنے رب کی طرف ایمان لاؤ پس ہم ایمان لائے ۔ اے ہمارے رب ! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہمیں نیکوں کاروں کے ساتھ فوت کر ۔
اے ہمارے رب ! ہمیں وہ دے جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسواء نہ کر یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ‘‘

❁ فَاِنِّیْ قَرِيْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے دعا کا جواب یوں دیتا ہے :

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی
بَعْضُکُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ
سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ O(ال عمران : 195)

’’ پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی بے شک میں تم سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ مرد ہو یا عورت ہرگز ضائع نہیں کرتا تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کئے گئے میں ضرور ضرور ان کی برائیاں

ان سے دور کر دو نگا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ ہے ثواب اللہ کی طرف سے اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے ''

❁ کیا سیکھا ؟

سورۃ ال عمران کی آیت 190 سے آیت 200 تک دس آیات نبی اکرمﷺ رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو پڑھتے اور اس کے بعد و ضو کرتے (صحیح البخاری : کتاب التفسیر ، صحیح مسلم : کتاب صلوٰۃ)

عقل اور سمجھ انسانیت کی معراج ہے شعور انسان کو علم کے درجات چڑھاتا ہے عقل والوں کی دعا کا مستحق بننے کے لئے عقل والوں کی صفات کا جاننا لازم ہے عقل والوں کی صفات کیا ہیں ؟

الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ (ال عمران : 191)

'' جو اللہ کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں ''

1 ۔ اللہ کا ذکر کھڑے ہوکر کرو

2۔ اللہ کا ذکر بیٹھ کر کرو

3۔ اللہ کا ذکر لیٹ کر کرو

4 ۔ اللہ کی تخلیق میں خوب غور کرو اتنا غور کہ بے اختیار زبان پکارے

رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بٰطِلًا

'' اے ہمارے رب ! تونے یہ بے فائدہ نہیں بنایا ''

32۔ حق پہچاننے والوں کی دعا

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ O وَمَا لَنَا لَا نُؤمِنُ بِاللّٰہِ وَمَا جَآءَ نَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ O (المآئدۃ : 83،84)

’’ اے ہمارے رب ! ہم ایمان لائے پس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے ۔ اور کیا ہے ہم کو کہ نہ ہم ایمان لائیں اللہ پر اور جو آ گیا ہمارے پاس حق میں سے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہم کو نیک لوگوں کی رفاقت میں داخل کرے گا ‘‘

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے حق پہچاننے والوں(نجاشی اور اس کے درباریوں) کی دعا کا جواب یوں دیتا ہے :

فَاَثَابَھُمُ اللّٰہُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَ ذٰلِکَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ O (المآئدۃ : 85)

’’ پس دے گا ان کو اللہ ان کے قول کی وجہ سے ایسے باغ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے ‘‘

❁ کیا سیکھا ؟

حق پہچاننے والوں کی دعا بیان کرنے سے پہلے اللہ حق کو پہچاننے والوں کی حالت بیان کرتا ہے :

تَرٰٓی اَعْیُنَھُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ (المآئدہ : 83)

’’آپ ان کی آنکھیں آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں ‘‘

یہ کس کی آنکھیں ہیں ؟ جو اللہ کو اتنی پسند ہیں کہ اللہ اپنے قرآن میں اتنی محبت سے ذکر فرماتا ہے یہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی بہتی آنکھیں ہیں جو آج بھی ہم کو قرآن پر تدبّر کرنا سکھا رہی ہیں ۔
غور کیجئے ! اللہ کو بہتی آنکھیں اتنی پسند ہیں کہ قیامت تک قرآن کی تلاوت کرنے والا قاری اس کی گواہی دیتا رہے گا کیا ہم کو بھی بہتی آنکھیں پسند ہیں ؟ جو خالص اپنے اللہ کی یاد میں بہہ رہی ہوں جو قرآن سن کر دل کے پگھلنے کی گواہی دے رہی ہوں۔ یا ہمارے دلوں میں اب تک زنگ آلود تالے ہیں ؟

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا O (محمد : 24)

’’کیا یہ قرآن میں غوروفکر نہیں کرتے ؟یا ان کےدلوں پر تالے لگ گئے ہیں‘‘

33 عِبَادُ الرَّحْمٰنِ کی دعا

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا O اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا (الفرقان : 65 ، 66)

'' اے ہمارے رب ! ہم سے دوزخ کا عذاب دور رکھ کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے بے شک وہ ٹھہرنے اور رہنے کے لئے بدترین جگہ ہے ''

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے اپنے سچے بندوں کی دعا کا جواب یوں دیتا ہے :

فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًاO (الفرقان : 70)

'' ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں میں بدل دیتا ہے اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے ''

❁ کیا سیکھا ؟

اللہ گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے اگر بندہ عباد الرحمٰن یعنی اللہ کا سچا بندہ بن جائے ، عباد الرحمٰن کون ہیں ؟ اللہ یہ دعا سکھانے کے درمیان اپنے سچے بندوں کی صفات یوں بیان کرتا ہے :

1۔ **وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا** (الفرقان : 63)

'' اور اللہ کے بندے وہ ہیں جو زمین میں فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں ''

2۔ **وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا O**(الفرقان : 63)

'' اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے ''

3۔ **وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا O**(الفرقان :64)

'' اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزارتے ہیں ''

4۔ **لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا** (الفرقان : 67)

'' نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ بخیلی ''

5۔ **لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ** (الفرقان :68)

'' اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو نہیں پکارتے ''

6 ۔ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ (الفرقان:68)

’’ نہیں قتل کرتے ایسے شخص کو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہو مگر ساتھ حق کے ‘‘

7۔ لاَ يَزْنُوْنَ (الفرقان : 68)

’’ زنا کے مرتکب نہیں ہوتے ‘‘

8 ۔ وَ مَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا(الفرقان : 71)

’’ اور جو کوئی توبہ کرے اور عمل کرے صالح ‘‘

9۔ لاَ يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ (الفرقان : 72)

’’ جھوٹی گواہی نہیں دیتے ‘‘

10۔ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا O (الفرقان : 72)

’’ اور جب کسی لغو چیز پر گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں ‘‘

11۔ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا O (الفرقان : 73)

’’ جب انھیں ان کے رب کے کلام کی آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے ہو کر ان پر نہیں گرتے ‘‘

معلوم ہوا کہ عباد الرحمن کی صفات وہ صفات ہیں جو انسان کی زندگی میں سلجھاؤ پیدا کرتی ہیں جب زندگی ان صفات کے مطابق سدھر جائےاور انسان شعوری طور پراس دنیامیں جہنم سے نجات مانگ لے اور قرآن کی آیات پر اندھا بہرا نہ بنے تو آخرت میں بھی سلامتی ہی سلامتی ہے ۔

34۔ تکمیل نور کی دعا :

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ O (التحریم : 8)

'' اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے''

❁ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ :

اللہ جو بہت قریب ہے نور کی بشارت یوں دیتا ہے :

یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی نُوْرُھُمْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ بُشْرٰکُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ O (الحدید : 12)

'' تو دیکھے گا (قیامت کے) دن کہ ایمان دار مردوں اور عورتوں کا نور انکے آگے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا آج تمھیں ان جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے ''

❁ کیا سیکھا ؟

1۔ **تَوْبَۃً نَّصُوْحًا :**

التحریم آیت 8 میں جہاں اللہ اپنے بندوں کو کامل نور کی دعا سکھاتا ہے وہاں دعا سکھانے سے پہلے اِسی آیت کے شروع میں **توبۃً نصوحًا** کا حکم دیتا ہے :

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْآ اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَصُوْحًا (التحریم :8)

'' اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو ''

معلوم ہوا کہ نور کی بشارت ان کے لئے ہے جو **توبۃً نصوحًا** کی فکر کریں اور اپنے رب سے نا امید نہ ہوں :

عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَ یُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ (التحریم : 8)

'' قریب ہے کہ تمھارا رب تمھارے گناہ دور کردے اور تمھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ''

2۔ نبی کریم ﷺ اور اصحاب ؓ کو نور کی بشارت :

التحریم آیت 8 میں اللہ اپنے بندوں کو نور کی دعا سکھاتا ہے اس دعا کے سکھانے سے ذرا پہلے اپنے نبی ﷺ اور اصحاب رسول ﷺ کو کامل نور کی بشارت یوں دیتا ہے :

يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ (التحریم : 8)

’’ جس دن اللہ نبی کو اور ایمان والوں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہو گا ‘‘

قرآن کے اس بابرکت مقام سے گزرتے ہوئے کہ جس میں اللہ نہ صرف اپنے نبی ﷺ بلکہ اصحاب نبی ﷺ کو بھی نور بشارت دیتا ہے آیئے اپنے لئے بھی نور مانگیں اور نبی کریم ﷺ کی اس دعا کو نہ بھولیں :

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِىْ قَلْبِىْ نُوْرًا وَّ فِىْ بَصَرِىْ نُوْرًا وَّ فِىْ سَمْعِىْ نُوْرًا وَّ عَنْ يَّمِيْنِىْ نُوْرًا وَّ عَنْ يَّسَارِىْ نُوْرًا وَّ فَوْقِىْ نُوْرًا وَّ تَحْتِىْ نُوْرًا وَّ اَمَامِىْ نُوْرًا وَّ خَلْفِىْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّىْ نُوْرًا وَّ فِىْ لِسَانِىْ نُوْرًا وَّ عَصَبِىْ نُوْرًا وَّ لَحْمِىْ نُوْرًا وَّ دَمِىْ نُوْرًا وَّ شَعْرِىْ نُوْرًا وَّ بَشَرِىْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِىْ نَفْسِىْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِىْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِى نُوْرًا . (مشکوٰۃ)

’’ اے اللہ!کردے میرے دل میں نور اور میری آنکھوں میں نور اور میرے کانوں میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور بنا دے میرے لئے نور ہی نور اور میری زبان میں نور اور کر دے میرے پٹھے نورانی اور میرا گوشت نورانی اور میرا خون نورانی اور میرے بال نورانی اور میری جلد نورانی اور میرا نفس نورانی اور بڑھا دے میرے لئے نور ،
اے اللہ مجھے نور عطا کر ‘‘۔

اختتامیہ

صحیح البخاری میں ہے کہ غزوہ خیبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو جھنڈا عطا فرمایا تو انہوں نے عرض کیا ،

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میں ان سے اس وقت تک لڑوں کے وہ ہمارے جیسے ہو جا ئیں ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اطمینان سے جاؤ یہاں تک کہ ان کے میدان میں اترو پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اوراسلام میں اللہ کے جو حقوق ان پر واجب ہوتے ہیں ان سے آگاہ کرو بخدا تمھارے ذریعے اللہ ایک آدمی کو بھی ہدایت دیدے تو یہ تمھارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے ۔

اللہ سے یہ دعا ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے والے کو اپنا قرب نصیب کر دے اور وہ براہ راست اللہ سے رابطہ کرنا سیکھ لے اور اللہ کے ذکر میں سکون محسوس کرنے لگے اور اپنے اللہ سے باتیں کرے تو آج یہ میرے لئے سرخ ہوائی جہازوں سے بہتر ہے ۔

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الطَّيۡرِ فَوۡقَهُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّ يَقۡبِضۡنَ مَا يُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحۡمٰنُ (الملك : 19)

غور کیجئے !

اپنے اوپر پھیلے آسمان کی جانب نگاہ دوڑایئے ! اور سوچئے کون ہے جو اس فضا میں پرندوں کو تھامے ہوئے ہے ؟ آپ بے اختیار کہیں گے "الرحمٰن"

وہ الرحمٰن جو ان پرندوں کو تھامے ہوئے ہے وہی الرحمٰن میری اور تمہاری آتی جاتی سانسوں کو تھامے ہوئے ہے یہ اللہ کی رحمت ہی تو ہے کہ اس نے زمین پر اتنی مناسب مقدار میں آکسیجن رکھی ہے کہ ہم بغیر کسی تکلیف کے اپنے پھپڑے سکیڑ بھی رہے ہیں اور پھلا بھی رہے ہیں صاف گیس (OXYGEN) تو اپنے اندر بھرتے ہیں اور اپنے اندر کی گندی گیس (carbon dioxide) فضا کو دیتے ہیں

لازم ہے کہ بندہ اپنی ان سانسوں میں اپنے الرحمٰن کی حمد کو جاری کرے۔

فَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ O

وَلَهُ الۡكِبۡرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ O (الجاثية : 37,36)

طالبِ دعا :

سارہ بنت حفیظ الرحمٰن

یوم الخميس ، ٢١ ذوالحجة ، ١٤٣٥ ھ

thursday 16 october 2014